اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝ (سورۂ مزمل ۶)

بے شک رات کا اٹھنا خوب مؤثر ہے نفس کے کچلنے میں اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔

فضائلِ تہجد

مُؤلفہ

عالیجناب الحافظ القاری مظفر حسین صاحب مفتی اعظم

مدرسہ مظاہر علوم - سہارنپور

مکتبہ خلیل

الوہاب مارکیٹ

اردو بازار، لاہور

Marfat.com

81771

نام کتاب :۔ فضائل تہجّد

مصنّف :۔ مولانا مظفر حسین صاحب مظاہری

کاتب :۔ سیّد آصف علی دہلوی

Marfat.com

عرض ناشر

علم ہی سے انسان کا مجد و شرف ہے اور اسی لئے اس کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے اور علم بھی حقیقی سود مند وہی ہے جس سے دارین کی صلاح و فلاح وابستہ ہو۔ علم کی جہاں اساتذہ اور صحبت و مجالست سے تحصیل ہوتی ہے۔ (اور علم کے حصول کا یہ ایک خاص معیاری درجہ ہے) وہیں یہ کتب سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ کتاب انسان کی بہترین رفیق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مسلمان کے لئے سب سے مقدم وہی کتاب ہے جو دینی مضامین کی حامل اور شرعی احکام و مسائل کی آئینہ دار ہو۔ جس سے زندگی کو صالح فکر و عمل سے آراستہ کرنے والی معلومات میں اضافہ ہو۔ اور ایمان و عمل میں قوت پیدا ہو۔ اس لئے آپ خود بھی دینی کتابیں پڑھئے اور اپنے بچوں اور بچیوں یا متعلقین واحباب اور دیگر افراد کو بھی مطالعہ کرائیے:

آپ کا نیاز مند

ناشر

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جن و انس کی تخلیق کا اہم ترین مقصد خداوند قدوس کی عبادت وبندگی اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ میں نے جن وانس کو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے

اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جن وانس کی تخلیق کا مقصد صرف خداوند قدوس کی عبادت وپرستش ہے۔ اسی کی اطاعت وفرمانبرداری کیلئے ان کو اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اور درحقیقت یہی چیز انسان کی سعادت و کامیابی اور محبوب حقیقی کی رضا وخوشنودی کا واحد ذریعہ ہے۔ ارشاد باری ہے:۔

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔ جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرات صحابہ وتابعین وغیرہم نے اپنی زندگی کے لیل ونہار بلکہ ہر وقت وہر لمحہ اپنی نشست وبرخاست اور ہر حرکت وسکون میں اس مقصدِ عظیم کو پیشِ نظر رکھا اور اس کے اختیار کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔ وہ اگرچہ دنیوی کاروبار تجارت وزراعت اور صنعت وحرفت وغیرہ میں بھی مصروف ہوتے۔ مگر ان کے قلوب خدا کی محبت والفت میں مست وسرشار رہتے اور اس کی یاد سے کسی وقت بھی غافل نہ ہوتے تھے۔ ان ہی حضرات کی تعریف میں ارشاد ربانی ہے :۔

رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ (وہ ایسے) لوگ ہیں کہ تجارت وبیع انکو خدا

Marfat.com

عَنْ ذِکْرِ اللہِ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

یہ حضرات رات جیسے پُرسکون وقت میں بھی بجائے آرام و راحت کی زندگی کے اہم ترین مقصد کی طرف متوجہ رہتے اور محبوب حقیقی کے سامنے عبادت و بندگی کے لئے دست بستہ کھڑے ہو جاتے کبھی اس کے جلال و ہیبت کی بنا پر گریۂ وزاری کرتے۔ کبھی جہنم کا خوف اور کبھی جنت کا شوق ان کے سامنے آتا اور اسی میں اپنی پوری رات صَرف کر دیتے۔

ان حضرات کے سیکڑوں اور ہزاروں واقعات اس قسم کے ہیں جن میں ان کا راتوں کو خدا کی یاد میں بیدار رہنا، ذکر و اذکار میں مشغول ہونا اور خدا کی عبادت کے مختلف الانواع طریقوں کا اختیار کرنا مذکور ہے۔ جس سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ حضرات زندگی کے مقصد سے غافل نہ تھے خدا کی عبادت و بندگی ان کا مطمحِ نظر تھی۔ شب و روز اسی کی تکمیل میں مصروف رہتے اور اس سلسلے کے جو بھی اعمال ہوتے وہ اختیار فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے جہاں تسبیح و تہلیل اور دیگر انواعِ عبادت کو اختیار کیا وہاں تہجد جیسی اہم نماز کو بھی جو اس سلسلہ کی ایک مخصوص اور اہم چیز تھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ بلکہ شدت کے ساتھ اس کا اہتمام فرمایا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اس کی بے انتہا ترغیب دی اور اس کثرت سے اس کو ادا فرمایا کہ دونوں قدم مبارک متورّم ہو گئے۔ اسی طرح صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین اور دیگر مشائخِ اُمّت نے بھی اس کو اپنے اپنے معمولات میں داخل فرما کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور

Marfat.com

اس پر انتہائی مواظبت کر کے اس کے جامع برکات و فضائل ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اور ہم کو مقصد زندگی کے اختیار کرنے اور اس کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنے کی بھی دعوت دی اور بتایا کہ ہم اس دنیا میں کھانے پینے یا عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ خدا کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی عبادت و بندگی کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ہم کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اسی مقصد کو ملحوظ رکھنا چاہیئے اور جن امور سے بھی اس مقصد کی تکمیل ہوتی ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ ذکر و فکر تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوں۔ فرائض و واجبات ادا کریں۔ اور ہر عمل قربت کو اپنا معمول بنائیں۔ اشراق و چاشت بھی پڑھیں تہجد کی برکات سے بھی بہرہ اندوز ہوں کہ یہ جامع برکات ہونیکے علاوہ تقرب الی اللہ کا واحد ذریعہ ہے۔ اس میں صلاح و فلاح کا راز مضمر ہے۔ اس کے اختیار کرنے سے دنیاوی مصائب و مشکلات کافور ہو جاتی ہیں۔ حقتعالے جل شانہ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

احادیث میں کثرت کے ساتھ اس کے فضائل و محاسن کو مختلف طریقوں پر بیان کیا گیا ہے اور اس کی ترغیب دی گئی۔ قرآن پاک میں حق تعالے جل شانہ نے بھی اس کا ذکر فرمایا۔ اور متہجدین کی تعریف کی جس سے تہجد کا تاکد اور بھی بڑھ گیا۔ اور اس کی اہمیت بالکل واضح ہو گئی۔ اسی اہمیت کے پیش نظر ضرورت تھی کہ اردو زبان میں تہجد کے موضوع پر ایک رسالہ لکھا جائے جس میں تہجد کے فضائل و آداب وغیرہ کا مفصل ذکر ہو تاکہ عوام و خواص یکساں طور پر اس کے فضائل و مناقب سے واقف ہوں اور عملی قدم بڑھائیں۔

Marfat.com

اوراس کے فیوض و برکات سے متمتع ہوں۔

چنانچہ حضرت مولانا قاری مظفر حسین صاحب مفتی جامعہ مظاہر علوم سہارنپور نے اس ضرورت کو پورا فرمایا۔ "فضائل تہجد" کے نام سے پیش نظر رسالہ تالیف فرمایا۔ جس میں اولاً اس سلسلہ کی آیات واحادیث ذکر کی ہیں۔ اس کے بعد صحابہؓ تابعین ومشائخ کے اقوال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و دیگر علماءِ اُمت کے تہجد کے ایمان افروز حالات کو بیان کیا ہے جن سے روح کو بے پناہ فرحت اور شعور واحساس کو عمل صالح کی طرف دعوت دینے والی بیداری حاصل ہوتی ہے۔ آخر میں تہجد کے مراتب، اور شب بیداری کے اسباب ظاہری وباطنی اور اس کے آداب واحکام پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اسکو قبول فرمائے۔ اور عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

اطہر حسین عفرلہٗ مظاہری

۱۷ محرم ۸۲ھ

Marfat.com

جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ

۷۸۶

آیات

(۱) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ اپنے رب کو امید و خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں پس کسی کو معلوم نہیں جو پوشیدہ ہے انکے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلہ انکا جو کرتے تھے۔

ف ۔ پہلو کو خوابگاہ سے علیحدہ کرنے کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ نے نقل کیا ہے۔ مگر علامہ آلوسیؒ صاحب روح المعانی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ یہاں نماز تہجد کے لئے پہلو کو خوابگاہ سے علیحدہ کرنا مراد ہے کیونکہ اخبار صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت معاذؓ کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا میں تم کو ابواب خیر نہ بتاؤں ؟ پھر آپؐ نے ابواب خیر کو شمار فرمایا (۱) روزہ (۲) صدقہ جو گناہوں کو دور کرتا ہے (۳) درمیان

Marfat.com

شب میں نماز پڑھنا۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے ذیل میں یہ حدیث نقل فرماکر لکھا ہے کہ اس میں تہجد کی فضیلت ہے۔

مطلب آیت شریفہ کا یہ ہے کہ جو لوگ رات کے پُرسکون وقت میں آرام وراحت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز، تلاوت، دعا واستغفار وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اور خدا کی دی ہوئی چیزوں کو اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور ان سب عبادات کے کرتے وقت خدا کی رحمت سے مایوس اور اس کے خوف سے مامون نہیں ہوتے۔ وہی درحقیقت سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے حق تعالےٰ نے ایسے انعامات تیار فرمائے ہیں جن کا آج تک کسی شخص کو بھی علم نہیں۔ خود حق تعالیٰ جل شانہٗ نے ان انعامات کے متعلق ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:۔

(۱) اَعَدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (مشکوٰۃ)	میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال گذرا۔
(۲) کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝	وہ لوگ (متقین) رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

ف - اس آیت سے پہلے قرآن پاک میں متقین پر خدا کے انعامات و احسانات کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے اور خوشی خوشی ان نعمتوں کو قبول کرنے والے ہوں گے جو اُن کے پروردگار نے ان کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اور اس کے بعد ان کی نیکیوں کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے اور ان میں سے ایک چیز یہ بھی ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت الٰہی میں گذارتے اور سحر کے وقت اپنی تقصیرات اور گناہوں سے معافی مانگتے ہیں اور کہتے ہیں، الٰہی حق عبودیت ادا نہ ہو سکا جو کوتاہی رہی اپنی رحمت سے معاف فرما۔

(۳) وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ○ — جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام (یعنی نماز) میں رات گذارتے ہیں۔

ف - یعنی رات کو جب غافل بندے نیند اور آرام کے مزے لوٹتے ہیں یہ خدا کے آگے کھڑے ہوئے یا بحالتِ سجدہ پڑے ہوئے گذارتے ہیں۔ یہ اپنی راتیں شراب خانوں، نشاط خانوں ناچ گھروں میں نہیں گذارتے سینما تھیٹروں میں مارے نہیں پھرتے۔ جائز استراحت میں بھی توغل سے کام نہیں لیتے بلکہ نماز و عبادت میں پوری پوری راتیں گذار دیتے ہیں۔

(۴) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی — بھلا ایک شخص جو رات کے اوقات میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت اور آخرت سے خوف کر رہا ہو اور اپنے

Marfat.com

الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

پروردگار کی رحمت کی اُمید کرتا ہو کیا ایسا شخص اور مشرک برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! آپ ہی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بتایئے کہ سمجھ والے اور بے سمجھ کہیں برابر ہو سکتے ہیں وہی سوچتے ہیں جن کو عقل ہے۔

ف ۔یعنی جو بندہ رات کی نیند اور آرام چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگا کبھی اس کے سامنے دست بستہ کھڑا رہا اور کبھی اس کے لئے سجدہ کیا۔ ایک طرف آخرت کا خوف اس کے دل کو بیقرار کئے ہوئے ہے۔ اور دوسری طرف اللہ کی رحمت نے ڈھارس بندھا رکھی ہے۔ کیا یہ سعید بندہ اور وہ بدبخت (مشرک) انسان جس کا اوپر ذکر ہوا کہ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتا ہے۔ اور جہاں مصیبت کی گھڑی ٹلی، خدا کو چھوڑ بیٹھتا، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! ایسا ہو تو یوں کہو کہ ایک عالم اور جاہل یا سمجھدار اور بیوقوف میں کچھ فرق نہ رہا۔ مگر اس بات کو بھی وہ سوچتے سمجھتے ہیں جن کو اللہ نے عقل دی ہے۔

آیتِ شریفہ میں آناء اللیل کی تفسیر علماء کی ایک جماعت نے وسطِ شب سے کی ہے اور بعض نے رات کے اوّل اور درمیانی اور اخیر حصّہ سے کی ہے۔ (ابن کثیر)

(۵) وَمِنْ اٰنَآئِ اللَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی۔

اور کچھ گھڑیوں میں رات کی پڑھا کر اور دن کی حدوں پر تاکہ تو راضی ہو جائے۔

ف ۔مفسرین نے لکھا ہے کہ دن کی حدوں پر پڑھی جانے والی نماز ظہر کی

Marfat.com

ہے کیونکہ نصف اول اور نصف آخر کی حدیں ملتی ہیں۔ اور رات کی گھڑیوں میں پڑھی جانے والی نماز میں مغرب اور عشار بلکہ بعض تفاسیر کے موافق نماز تہجد بھی داخل ہے۔

(٦) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا۔ بے شک رات کا اُٹھنا خوب مؤثر ہے (نفس کے) کچلنے میں اور بات (دعار یا قرارت) خوب ٹھیک نکلتی ہے۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ رات کا اُٹھنا بڑی بھاری ریاضت اور نفس کشی ہے جس سے نفس خوب روندا جاتا ہے اور آرام و راحت، نیند وغیرہ خواہشات پامال کی جاتی ہیں۔ نیز اس وقت دعار اور ذکر دل سے ادا ہوتا ہے۔ زبان اور دل موافق ہوتے ہیں۔ جو بات زبان سے نکلتی ہے ذہن میں خوب جمتی چلی جاتی ہے کیونکہ ہر قسم کے شور و غل اور چیخ و پکار سے یکسو ہونے اور خداوند قدوس کے سمار دنیا پر نزول فرمانے سے قلب کو ایک عجیب قسم کے سکون و قرار اور لذت و اشتیاق کی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔

(٧) اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ۔ بیشک تیرا پروردگار جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ والوں میں سے ایک جماعت (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں۔

ف۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تم نے اور

Marfat.com

تمہارے ساتھیوں نے ہمارے قیام لیل کے حکم کی پوری تعمیل کی۔ کبھی آدھی، کبھی دو تہائی اور کبھی تہائی رات کے قریب اللہ کی عبادت میں گذار دی۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ صحابہؓ کے پاؤں راتوں کو کھڑے کھڑے سوج جاتے اور پھٹنے لگتے تھے بلکہ بعض تو اپنے بال رسّی سے باندھ لیتے تھے کہ نیند آئے تو جھٹکا لگ کر تکلیف سے آنکھ کھُل جائے۔

علامہ زبیدیؒ شرح احیاء میں لکھتے ہیں، حق تعالیٰ سبحانہٗ نے رات کے جاگنے والوں کے اجر و ثواب کے لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا جس سے ان لوگوں کی عظمت و فخامت بدیہی طور پر ظاہر ہے۔

(۸) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔

ف۔ علامہ زبیدیؒ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد رات کو نماز پڑھنا ہے جس سے نفس کی اصلاح اور رزائل کا ازالہ ہوتا ہے۔ (اتحاف)

(۹) وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

اور کسی قدر رات کے حصّہ میں بھی جاگئے اور اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو آپ کیلئے (پنجگانہ) نمازوں کے علاوہ زائد چیز ہے۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپکو مقام محمود میں جگہ دے گا۔

ف۔ تہجد پہلے سب لوگوں پر فرض تھا۔ پھر اُمت سے فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق محدثین و فقہا کے دو قول ہیں ایک

Marfat.com

یہ کہ امت کے فرضیت منسوخ ہونے کے باوجود آپؐ پر بدستور فرض رہا۔ اس صورت میں نافِلَةً لَّكَ کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ پر پانچ نمازوں کے علاوہ ایک نماز یہ بھی فرض ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپؐ پر بھی فرض نہ رہا۔ اس صورت میں نفل کے معنی اصطلاحی ہوں گے۔ یعنی آپؐ کے لئے یہ نماز بطور نفل ہے فرض نہیں۔ دونوں قولوں میں تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے کہ اول نسخ صرف امت کیلئے ہوا اور پھر آپؐ کے لئے بھی۔

مقامِ محمود شفاعتِ عظمیٰ کا مقام ہے۔ جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے عرض کرکے مخلوق کو تکلیف سے چھڑائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپؐ کی حمد ہوگی۔ حق تعالیٰ بھی آپؐ کی تعریف کرے گا۔ گویا شانِ محمدیت کا اس وقت پورا پورا ظہور ہوگا۔ مقامِ محمود کی یہ تفسیر صحیح حدیثوں میں وارد ہے۔

(۱۰) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ — اور جب آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہوجایا کریں تو (دوسری عبادت و ریاضت) میں محنت کیا کریں۔

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ تبلیغ احکام سے فارغ ہونے کے بعد عبادت و ریاضت میں محنت کیا کیجئے کہ آپ کی شان کے یہی مناسب ہے۔ (بیان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، مطلب یہ ہے جب آپ فرائض سے فارغ ہو جائیں تو قیامِ لیل میں محنت و مشقت برداشت

Marfat.com

فرمائیے۔ اس روایت کی بنار پر رات کے اٹھنے کی فضیلت ظاہر ہے۔

(۱۱) سِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ۔ — اُن کے منہ پر سجدہ کے اثر سے نشانی موجود ہے۔

ف۔ یعنی نمازوں کی پابندی خصوصًا تہجد کی نماز سے ان کے چہروں پر خاص قسم کا نور اور رونق ہے۔ گویا خشیت وخشوع اور حسن نیت واخلاص کی شعاعیں باطن سے پھوٹ کر ظاہر کو روشن کر رہی ہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیتِ شریفہ کو بھی تہجد پر محمول فرمایا ہے۔

(۱۲) وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ (سورہ دہر) — اور رات کو کسی وقت اسکو سجدہ کیجئے اور تسبیح (یا کی) بیان کیجئے بڑی رات تک

ف۔ سجدہ سے مراد نماز پڑھنا ہے۔ اور یہ یا مغرب کی نماز ہے یا عشار کی۔ بعض نے تہجد پر بھی محمول کیا ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس سے تہجد مراد لیا جائے تو تسبیح سے اس کے ظاہر معنی مراد ہوں گے۔ یعنی شب کو تہجد کے علاوہ بہت زیادہ تسبیح وتہلیل میں مشغول رہئے۔ اور اگر مغرب وعشار مراد ہو تو یہاں تسبیح سے تہجد مراد لے سکتے ہیں۔

احادیث

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ وَقِيْلَ — عبد اللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف

Marfat.com

قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِی النَّاسِ لِاَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ وَکَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُہٗ تَکَلَّمَ بِہٖ اَنْ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ (قیام اللیل)

دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ حضورؐ تشریف لائے ہیں۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ دیکھوں (کہ آپ واقعی نبی ہیں یا نہیں) میں نے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر کہا، کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا۔ وہاں پہنچکر جو سب سے پہلا ارشاد حضورؐ کی زبان سے سنا وہ یہ تھا کہ لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھا کرو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

ف۔ اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور ان پر دخول جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پہلی بات افشاء[٥] سلام یعنی سلام کا آپس میں خوب پھیلانا۔ کیونکہ اس سے آپس میں محبت والفت پیدا ہوتی ہے تعلقات مستحکم ومضبوط ہوتے ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ تم جب تک ایمان نہ لاؤ گے جنت میں داخل نہ ہوگے۔ اور جب تک تم آپس میں محبت والفت نہ کروگے

---

٥ سلام کے فضائل، آداب ومسائل اور دیگر ابحاث معلوم کرنے کے لئے رسالہ "آداب السلام" ملاحظہ فرمائیے۔ ملنے کا پتہ: کتب خانہ یوسفیہ نئی دھلی ۱۳

Marfat.com

تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسکو اختیار کر دگے تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

دوسری چیز صلہ رحمی ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے والدین اور دوسرے اعزہ و اقربار کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا معاملہ کرنے کی کوشش کرے بہت سی روایات میں اس کی اہمیت و فضیلت مذکور ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہوں میں ہی رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا، میں نے ہی اپنے نام رحمٰن سے اس کا نام نکالا ہے جو رحم کو ملائے گا میں اسکو ملاؤں گا اور جو اسکو قطع کرے گا میں اسکو قطع کرونگا۔ (ترمذی)

ایک حدیث میں ہے، قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی)

تیسری چیز غربار و فقرار کو کھانا کھلانا، قرآن پاک کی مختلف آیات میں اس کا ذکر ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے یہاں تک کہ پیاس جاتی رہے حق تعالیٰ شانہٗ، اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں پیدا کر دیتے ہیں، ہر خندق اتنی بڑی کہ سات سو سال میں طے ہو۔ (کنز) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ (کنز)

چوتھی چیز ایسے وقت نماز پڑھنا کہ جب سب لوگ آرام و راحت میں مشغول اور سو رہے ہوں۔ اس کی فضیلت و اہمیت اور اجر و ثواب بھی متعدد آیات و روایات میں وارد ہے۔ جس کے بعد کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں

رہتی۔ اس مضمون کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی منقول ہے، فرماتے ہیں میں نے حضورؐ سے دریافت کیا "مجھے ایسی چیز بتادیجیے کہ جس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں:۔ اوّل سلام کا خوب پھیلانا۔ دوّم غربار و مساکین کو کھانا کھلانا۔ سوّم رات میں نماز پڑھنا۔

(۲) عَنْ عَلِیٍّ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی بُطُوْنُھَا مِنْ ظُھُوْرِھَا وَظُھُوْرُھَا مِنْ بُطُوْنِھَا فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ لِمَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (اخرجہ ابن ابی شیبۃ والترمذی وغیرھما)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جو (گویا آئینوں کے بنے ہوئے ہیں) اُن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں اور ان کے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لئے ہیں حضورؐ نے فرمایا جو اچھی طرح بات کریں۔ (یعنی ترش روئی سے منہ چڑھا کر بات نہ کریں اور لوگوں کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزہ رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں کہ لوگ سو رہے ہوں۔

ف۔ یہ روایت متعدد صحابہؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے اس سے بھی نماز تہجد کی فضیلت ظاہر ہے کہ جن اعمال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

جنت کے عمدہ، اور آئینہ جیسے چمکدار روشن بالاخانوں کے ملنے کا وعدہ فرمایا ہے ان میں ایک عمل تہجد کی نماز بھی ہے۔ چونکہ یہ نماز رات کی تاریکی میں ادا کیجاتی ہے اس لئے حق تعالیٰ شانہ، نے اس کا بدلہ چمکدار اور روشن بالاخانوں سے عطا فرمایا۔

(۳) عَنْ بِلَالٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَابُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَۃٌ اِلَی اللّٰہِ وَتَکْفِیْرٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ وَمَطْرَدَۃٌ لِّلْحَسَدِ (قیام اللیل)

حضرت بلال رض فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ گناہوں سے روکنے والی اور حسد کو دور کرنے والی ہے۔

ف ۔ اس حدیث میں رات کے قیام یعنی نماز تہجد کے چار اہم ترین فائدے ذکر کیے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے یہ صالحین کا طریقہ ہے:۔

پہلا فائدہ قربۃ الی اللہ ہے یعنی نماز تہجد کے ذریعہ سے اللہ کا تقرب اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے۔ تمام عبادات وطاعات اور دین وشرائع کا مقصود صرف یہی ہے کہ معبود حقیقی اور مربی راضی ہو جائے۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

دوسرا اثر تکفیر سیئات ہے۔ یعنی رات کو حق تعالیٰ کی عبادت وطاعت

Marfat.com

مشغولی سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو بر گناہم کش

مگر ایسے مقامات میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں، کبائر بلا توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ لیکن ایسے مواقع میں عام طور سے انسان کو توبہ و استغفار کی بھی توفیق ہو جاتی ہے۔ اس لئے حدیث میں اس قید کی تصریح نہیں کی جاتی۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسانوں کو خدا کی نافرمانی اور گناہوں سے روکنے کا بہترین اور کامیاب ذریعہ ہے۔ اس کو اختیار کرنے کے بعد انسان گناہوں کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ حسد جو اہم ترین گناہوں سے ہے جس سے قرآن میں بھی پناہ مانگی گئی ہے رات کا جاگنا اس کو بھی دور کر دیتا ہے۔

حضرت سلمان رضؓ سے بھی اس مضمون کی ایک روایت ہے مگر اس میں حسد کو دور کرنے کی بجائے بدن سے بیماری دور ہونے کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیام لیل کو لازم پکڑ لو اگرچہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ رات کی نماز گناہوں سے روکنے والی ہے۔ اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔ اور قیامت کے دن کی گرمی کو دفع کرتی ہے۔

(۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں سے حق تعالیٰ

Marfat.com

ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْقَوْمُ يَصُفُّوْنَ فِی الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ يَصُفُّوْنَ فِی الْقِتَالِ (قیام)

بہت خوش ہوتے ہیں، ایک وہ آدمی جو رات (نماز کے لئے) کھڑا ہو، دوسرے وہ قوم جو نماز میں صف بندی کرے، اور تیسرے وہ قوم جو جہاد میں صف بنائے (تاکہ کفار سے مقابلہ کرے)

ف۔ یہ مضمون حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی منقول ہے مگر اس میں بجائے تین کے صرف دو شخصوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ شخص جو سردی کی رات میں اپنے اہل و عیال کے درمیان سے اپنے بستر کو چھوڑ کر وضو کر کے نماز پڑھے۔ حق تعالیٰ اسکے عمل کو دیکھکر فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کو اس عمل پر کس چیز نے آمادہ، اور برانگیختہ کیا ہے (کہ سردی میں بیوی بچّوں سے الگ ہو کر آرام و راحت چھوڑ کر خدا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے) فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب آپ کی مخصوص شفقتوں اور آپ کے ساتھ مخصوص اُمیدوں کے وابستہ ہونے نے حق تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ اس بندہ نے جس چیز کی مجھ سے امید کی ہے میں نے اس کو عطا کی۔ اور خوف کی تمام چیزوں سے بالکل مامون کر دیا۔ (قیام) آپ نے دیکھا کہ تہجد اور رات کے جاگنے میں کس قدر فضیلت ہے کہ اس سے حق تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

دوسرا مضمون جو حدیث میں مذکور ہے وہ نماز میں صف بندی کرنا ہے۔ یہ بھی حق تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مختلف

Marfat.com

روایات میں صف بندی کے اہتمام اور اس کے ترک پر وعیدیں وارد ہیں۔ صحابۂ کرامؓ اور تابعین سے اس کا بہت زیادہ اہتمام نقل کیا گیا ہے۔

تیسرا امر جہاد میں صف بنا کر کفار سے قتال کرنا ہے جس کی تعریف خود قرآن پاک میں مذکور ہے کہ حق تعالےٰ ان مقاتلین کو بہت زیادہ محبوب رکھتے ہیں کہ جو اس کے راستے میں صف بنا کر کافروں سے قتال کرتے ہیں۔

(۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

حضرۃ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ بہتر روزہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ ہے اور سب سے افضل نماز فرض نماز کے بعد رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے۔

ف۔ محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس کی دسویں تاریخ کو عربی میں عاشورا کہتے ہیں۔ اس دن کے ساتھ بہت سی خصوصیات اور اہم تاریخی واقعات وابستہ ہیں۔ فرعون کا غرق، یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ سے نجات، عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور رفع الی السماء، ابراہیم علیہ السلام کی ولادت، یعقوب علیہ السلام کی بینائی کی واپسی، آدم علیہ السلام کی توبہ کا قبول ہونا، یوسف علیہ السلام کا کنویں سے نکلنا، نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑ کے کنارہ پر لگنا، داؤد علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام گناہوں کی معافی وغیرہ سب اسی دن میں واقع ہوئے ہیں۔ یہود اس دن کا بہت اہتمام سے روزہ رکھتے تھے۔

81771

Marfat.com

بعض علماء نے لکھا ہے کہ رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنا فرض تھا۔

روایات میں آتا ہے کہ اس دن روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ) فقہاء نے بھی اس دن کے روزہ رکھنے کو مستحب اور مندوب لکھا ہے مگر تنہا دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا یہود کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اس روزہ کے ساتھ نو یا گیارہ کا بھی روزہ رکھا جائے۔ عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے جب عاشورہ کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا امر فرمایا، تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس دن کا تو یہود اور نصاریٰ روزہ رکھتے ہیں (لہٰذا ہم ان کی موافقت اور ان کے ساتھ تشبہ کیوں اختیار کریں) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کو بھی روزہ رکھوں گا۔ (مشکوٰۃ)

دوسرا مضمون اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ فرض اور سنتوں کے بعد نفل نمازوں میں سب سے افضل اور بہتر نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ کیونکہ اس میں محنت و مشقت بھی زیادہ ہوتی ہے جو نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے اور ریا و سمعہ بھی نہیں ہوتا جس کی ممانعت بکثرت روایات میں وارد ہے۔ نیز یہ وقت حق تعالیٰ کی مخصوص تجلی اور احسان کا ہے۔ فقہاء نے بھی تصریح کی ہے۔ رات کی نماز (نفل) دن کی نماز (نفل) سے افضل ہے (مراقی)

(۶) عَنِ الْمُغِیْرَۃِ رض قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ	حضرت مغیرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ

Marfat.com

قَدَمَاهُ فَقِيلَ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ)

قدمین مبارک پر ورم آگیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کہ آپ اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

ف ۔ یعنی جب حق تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو اس نعمتِ عظمیٰ کے شکریہ میں اور بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے۔ تاکہ خدا کی شکر گذاری ہو اور اس کے سبب درجات و مراتب میں زیادتی ہو جائے کیونکہ نعمتوں کے شکر کرنے سے زیادتی کا وعدہ خود قرآن پاک میں مذکور ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (احیار) غور فرمائیے کہ حضورؐ تو باوجود گناہوں کی مغفرت کے اس قدر اہتمام اور مجاہدہ و ریاضت فرمائیں۔ اور ہم لوگ باوجود گنہگار ہونے کے نہایت ہی بے فکری اور اطمینان کے ساتھ رات گذاریں۔ کیا امتی ہونے کا یہی تقاضا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک قوم نے خدا کی عبادت جنت اور ثواب کی اُمید سے کی یہ تاجروں اور سوداگروں کی عبادت ہے کہ ایک تاجر و سوداگر جس طرح اپنے مال کی تجارت کرتا اور بدلہ حاصل کرتا ہے اسی طرح یہ عبادت کرنے والے بھی بدلہ حاصل کرنے کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں۔ دوسری قوم نے خوفِ الٰہی کی وجہ سے عبادت کی یہ غلاموں کی عبادت

Marfat.com

ہے کہ غلام اپنے آقا اور سردار کی فرمانبرداری اور اطاعت محض خوف کی وجہ سے کرتا ہے۔

تیسری قوم نے محض شکر الٰہی کی وجہ سے خدا کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت کی۔ یہ احرار کی عبادت ہے۔ حافظ شیرازی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو بندگی چوں گدایاں بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

(۷) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَازَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنَيْهِ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنِهٖ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ)

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا رہا ہے اور نماز کے لئے نہیں اٹھا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کے کان میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

ف ۔ اس حدیث میں نماز سے یا تو صبح کی نماز مراد ہے یا تہجد کی۔ شیطان کا پیشاب کرنا بعض علماء کے نزدیک حقیقت پر محمول ہے کہ شیطان واقعی پیشاب کر دیتا ہے۔ چنانچہ بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ وہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد یا صبح کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکے تو انھوں نے خواب میں ایک سیاہ رنگ کے آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنا پاؤں اٹھا کر ان کے کان میں پیشاب کیا۔ حسن بصری رح فرماتے ہیں کہ اگر تو اپنے کان کو ہاتھ لگائے تو شیطان کے پیشاب کی تری محسوس بھی ہوگی۔ مگر بعض علماء نے کہا کہ یہ شیطان کے حقیر سمجھنے کی طرف کنایہ ہے کیونکہ

Marfat.com

جب آدمی کسی چیز کو حقیر سمجھتا ہے تو اس پر پیشاب کر دیتا ہے۔ (مظاہر حق)
مطلب یہ کہ ایسا شخص شیطان جیسی بدترین مخلوق کی نگاہ میں بھی حقیر ہوتا ہے
صاحب لواقح نے لکھا ہے، ہمارے ایک دوست کو ایک مرتبہ اس کا اتفاق
ہوا ہے کہ جب وہ سو کر اٹھا تو پیشاب اس کے دونوں کانوں کے گردن کیطرف
بہہ رہا تھا۔ پھر اس نے میرے سامنے پیشاب کو دھویا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ شیطان
کا پیشاب کرنا، ایک معنوی چیز ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ جو شخص اس حدیث پر ایمان
رکھتا ہو وہ جب سو کر اٹھے تو اپنے کانوں کو پیشاب سے پاک صاف کر لیا کرے
اگرچہ اس کا پیشاب نظر نہ آئے۔

(۸) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضـ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِى الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِى الْاٰخِرَةِ۔ رواہ البخاری (مشکوٰۃ)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بہت گھبرا کر بیدار ہوئے آپؐ فرما رہے تھے کہ آج کی رات کس قدر خزانے اور فتنے اتارے گئے کون شخص ہے کہ جو حجرے والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو جگائے کہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

ف۔ اس حدیث میں خزانوں سے یا تو مال کے خزانے مراد ہیں۔ اور مطلب
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے لئے جو خزانے اور فتنے مقدر فرمائے تھے

Marfat.com

وہ سب اس رات میں نازل کئے گئے ہیں۔ مگر ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ خزانوں سے رحمت کے خزانے مراد ہیں اور فتنوں سے عذاب کی طرف اشارہ ہے یعنی اس رات حق تعالیٰ کی رحمت کے خزانے اور بہت سے عذاب نازل کئے گئے ہیں۔ آپؐ نے ازواج مطہرات کے لئے بیدار ہو کر نماز پڑھنے کو اسی لئے پسند فرمایا تاکہ اس بہترین اور پاکیزہ عمل کے ذریعہ حق تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے فتنوں سے محفوظ ہو جائیں اور رحمتِ الٰہیہ کو پورے طور پر حاصل کریں۔

"دنیا میں بہت سی کپڑا پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی" اس کے محدثین نے کئی مطلب بیان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دنیا میں بعض وہ عورتیں جو نہایت باریک لباس پہنتی ہیں جس سے پورے طور پر ستر کا بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا وہ آخرت میں بالکل برہنہ ہوں گی۔ بعض نے لکھا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں دنیا میں مختلف قسم کے بہترین اور عمدہ کپڑے استعمال کرتی ہیں اور آخرت کے اعمال میں غفلت اور کوتاہی کرتی ہیں۔ اُن کے متعلق حضورؐ نے یہ وعید بیان فرمائی ہے کہ وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی۔ بعض مشائخؒ فرماتے ہیں کہ یہاں پر کپڑوں سے مراد نیند اور غفلت ہے کہ جس کو عورتوں یا انسانی نفوس نے لباس کی طرح پہن رکھا ہے اور اس کی وجہ سے خدا کی عبادت، ذکر، و تسبیح اور دیگر اعمالِ صالحہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ ان کے متعلق ارشاد ہے کہ وہ آخرت میں جنت کے درجات اور خدا کی مخصوص عنایت و رحمت سے عاری ہونگے۔

(۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ حق تبارک و تعالےٰ

Marfat.com

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِىْ فَاَغْفِرَ لَهٗ متفق عليه وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔ (مشکوٰۃ)

ہر رات جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے سماء دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کون شخص ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کے گناہ معاف کردوں مسلم کی ایک روایت میں ہے پھر حق تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ کھولتے ہیں (یعنی لطف ورحمت ظاہر فرماتے ہیں) اور فرماتے ہیں کہ کون ہے جو ایسے ضرورت مند کو قرض دے جو نہ فقیر ہے نہ ظلم کرنیوالا ہے صبح تک حق تعالیٰ کی طرف سے یہی ندا ہوتی رہتی ہے۔

ف۔ حق تعالیٰ کے آسمانِ دنیا پر نزول فرمانے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے بعض علماء اس کو متشابہات میں داخل مانتے ہیں کہ اس کا مطلب صحیح طور پر حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ہم لوگ اسکی صحیح حقیقت وکیفیت سے ناواقف ہیں۔

حضرت امام مالک وحافظ ابن حجرؒ نے اس کے دو مطلب بیان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ نزولِ رب سے مراد حق تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہے۔ یعنی اسوقت میں حق تعالیٰ کی مخصوص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ

Marfat.com

اس سے رحمت کے فرشتے مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اس وقت رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں تو نداء کا یہ وقت پچھلی تہائی رات باقی رہنے پر بیان کیا گیا ہے۔ مگر بعض روایتوں سے آدھی رات یا دو تہائی رات گذرنے پر اس نداء کا شروع ہونا مذکور ہے۔ اس لئے دونوں روایتوں میں تعارض ہے۔

ابن حبانؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مختلف راتوں کے اعتبار سے یہ وقت بیان کیا گیا ہے۔ بعض راتوں میں آدھی رات کے بعد اور بعض میں دو تہائی رات کے بعد اور بعض میں اخیر رات کے تہائی باقی رہنے پر یہ نداء ہوتی ہے۔

دوسرا جواب حافظ ابن حجرؒ نے یہ دیا ہے کہ ممکن ہے کہ رات میں تین مرتبہ نداء ہوتی ہو۔ حق تعالیٰ کو قرض دینے کا مطلب یہ ہے کہ بدنی یا مالی عبادت کر کے حق تعالیٰ سے (جو فقیر و عاجز نہیں، نہ ہی اجر و ثواب کو کم کر کے ظلم کرنے والا ہے) اپنا عوض لیلے یعنی دنیا میں اعمال صالحہ اختیار کر کے آخرت میں اجر و ثواب حاصل کرے۔

اس حدیث میں حق تعالیٰ نے من یقرض غیر عدوم و ظلوم فرمایا ہے۔ ان دونوں صفتوں کے زائد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر کسی کو قرض دینے سے دو چیزیں مانع ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ جس کو قرض دیا جا رہا ہے اس کو ادا کرنے پر قدرت نہیں ہے۔ دوسرے ادا پر قدرت کے باوجود بالکل ادا نہ کرنا یا کوتاہی اور نقصان کے ساتھ ادا کرنا۔ اللہ جل شانہٗ میں چونکہ یہ دونوں باتیں نہیں ہیں اس لئے وہ اعمالِ صالحہ کا پورا پورا بدلہ بلا کسی کمی اور نقصان کے عطا فرمائیں گے۔ بلکہ اصل ثواب سے بھی کہیں زیادہ عطا فرماتے ہیں (مرقاۃ)

Marfat.com

(۱۰) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْہِ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ رواہ مسلم (مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی مسلمان آدمی اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب نہیں کرتا مگر حق تعالیٰ اسکو وہ عطا فرما دیتے ہیں اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔

ف - اس گھڑی کو ساعتِ اجابت (دعا قبول ہونے کی گھڑی) کہتے ہیں اس میں مسلمان کی ہر اچھی دعا، قبول ہوتی ہے دنیا کے متعلق ہو یا آخرت کے۔ محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑی مبہم ہے یا متعیں۔ ایک جماعت کی رائے ہے کہ مبہم ہے پوری رات میں کسی وقت ہوتی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر اور ساعت جمعہ مبہم ہے۔ بہت سے علماء کے نزدیک متعین ہے۔ اور آدھی رات کے بعد بتاتے ہیں۔ (لمعات)

مُلّا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ اس ساعت کی طلب میں انسان کو خوب کوشش کرنی چاہئے، کہ ایسے مخصوص اوقات میں تھوڑا سا عمل بھی اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

(۱۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاؤُدَ وَاَحَبُّ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازوں میں اللہ کے نزدیک محبوب

Marfat.com

الصِّیَامِ اِلَی اللہِ صِیَامُ دَاؤُدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا متفق علیہ (مشکوٰۃ)

ترین نماز داؤد علیہ السلام کی ہے (اسی طرح) روزوں میں (بھی) سب سے زیادہ بہتر اور محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے اور تہائی شب نماز پڑھتے اور پھر چھٹے حصہ میں سوتے تھے، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

ف - چونکہ دو تہائی رات سونے کے بعد طبیعت کو نشاط و فرحت حاصل ہو جاتی ہے دل و دماغ حاضر رہتا ہے اور اس وقت عبادت بخوبی ادا ہوتی ہے اس لئے اس طرح نماز پڑھنے کو محبوب ترین نماز فرمایا گیا ہے۔ ایسے ہی چونکہ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے میں نفس پر مشقت و دشواری زائد ہوتی ہے اور یہ زیادتی اجر کا سبب ہے، اس لئے اس روزہ کو بھی پسند فرمایا۔

(۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ)

عمرو بن عبسہؓ حضورؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو بندہ کے ساتھ سب سے زیادہ قرب و نزدیکی پچھلی رات کے درمیان ہے اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان لوگوں میں سے ہو جو خدا کا ذکر کرتے ہیں۔

ف - اخیر رات کے بیچ کا وقت سب سے بہترین اور عمدہ وقت ہے اس میں

Marfat.com

خداتعالیٰ کو بندہ کے ساتھ بہت زیادہ قرب و نزدیکی ہوتی ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے نماز نفل میں سب سے بہتر نماز اسی وقت کی نماز ہے۔ اس وقت میں حق تعالیٰ کی خصوصی توجہ اور رحمت بندوں کی طرف ہوتی ہے۔ مخصوص اعلانات اور ندائیں ہوتی ہیں۔ دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اس لئے اس پاکیزہ وقت میں نماز، تلاوت، تسبیح و استغفار وغیرہ کے ذریعہ خداتعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا کا ذکر خود ایک بہترین عمل ہے جس کے مختلف فضائل و محاسن اور فوائد و ثمرات قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ پھر اس وقتِ خاص میں اس کی اہمیت و فضیلت اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۱۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ اِمْرَءَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ وَجْھَھَا الْمَاءَ وَ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَءَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ عَلٰی وَجْھِہِ الْمَآءَ

رواہ ابود

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، حق تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھا اور نماز (تہجد) پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز (تہجد) پڑھی اگر عورت بیدار نہ ہوئی تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے دے۔ اس عورت پر بھی حق تعالیٰ رحم فرمائیں جو رات کو اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز (تہجد) پڑھی اور اگر وہ بیدار نہ ہوا تو عورت نے اس کے منہ پر پانی

Marfat.com

کے چھینٹے دیئے۔

ف ۔ منہ پر چھینٹا دینا ممکن ہے کہ حقیقت پر محمول ہو، کیونکہ منہ پر پانی کا چھینٹا دینے سے بیداری میں مدد ملتی ہے۔ مگر مُلا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے نماز تہجد کے لئے اٹھانے میں سعی و کوشش کرنا مراد ہے خود چھینٹا دینا مقصود نہیں ہے اس حدیث میں میاں بیوی کے درمیان حُسن معاشرت و کمال ملاطفت کی تعلیم دی گئی ہے اور یہ صرف میاں بیوی کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔ بلکہ آپس میں دوستوں کو بھی ایسی ہی ملاطفت اختیار کرنی چاہیئے۔ سچی دوستی یہی ہے کہ ایک دوست اپنے دوسرے دوست کو نیکی اور بھلائی کے کاموں پر لگانے کی کوشش کرے۔ حق تعالیٰ نے قرآن میں نیک کاموں اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی اعانت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ابن ملکؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خیر پر جبر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

(۱۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضؓ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرَۃِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ)

حضرت ابو امامہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ کے یہاں کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہونیوالی ہے۔ آپنے فرمایا کہ پچھلی رات کے درمیان (یعنی جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جائے) اور فرض نمازوں کے بعد۔

ف ۔ اس حدیث پاک میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں ایک یہ کہ پچھلی تہائی

Marfat.com

رات میں دعا، زیادہ قبول ہونے والی ہے جس کا تذکرہ پہلی روایات میں بھی آچکا ہے۔ دوسرا مضمون یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے وہ بھی زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ یہ مضمون بھی مختلف حدیثوں میں وارد ہے۔
ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات بھر بیدار رہتے اور خدا کی عبادت میں مصروف رہتے۔ اور حضرت نافعؓ سے متعدد مرتبہ دریافت فرماتے کیا سحر ہوگئی؟ حضرت نافعؓ فرماتے نہیں، آپ پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے، اور نافعؓ سے پھر دریافت فرماتے۔ جب نافعؓ کہتے کہ سحر ہوگئی تو آپ استغفار میں مشغول ہو جاتے حضرت ابن عمرؓ اس وقت خصوصیت سے استغفار اس لئے فرماتے کہ قرآن میں اس وقت استغفار کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامُ اللَّيْلِ متفق علیہ (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ تو فلاں شخص کے مانند نہ ہو کہ وہ شب میں قیام کرتا تھا (یعنی تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے رات کے قیام (یعنی تہجد) کو چھوڑ دیا۔

ف ۔ محدثین نے اس حدیث کے دو مطلب بیان کئے ہیں، ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عمل، مجاہدہ اور ریاضت وغیرہ میں میانہ روی کی تعلیم و ترغیب دی ہے کہ اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ بنو کہ وہ پہلے تو پوری رات جاگتا تھا اور جب تحمل نہ ہو سکا تو اس نے رات کے جاگنے اور

Marfat.com

تہجد کے پڑھنے کو بالکل ترک کر دیا۔ چنانچہ مختلف روایات میں اس کی مذمت و برائی بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ تم اس قدر عمل کرو جس کو پابندی اور ہمیشگی کے ساتھ کر سکو۔ یعنی اس قدر عبادت کرو کہ جس کو ہمیشہ کر سکو یہ نہ ہو کہ ابتداءً تو طاقت سے زیادہ کام شروع کیا اور پھر تحمل و برداشت کی قوت نہ ہونے کی وجہ سے بالکل ترک کر دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس کو مداومت اور پابندی کے ساتھ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس میں نیک عمل کے اختیار کرنے کے بعد اسکے چھوڑنے پر تنبیہ فرمائی ہے کہ اے عبداللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو کہ وہ رات کے بعض حصہ میں اٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ پھر اس نے بلا کسی عذر کے ترک کر دیا اور ایسے لوگوں میں داخل ہوا جن کے متعلق تارک الورد ملعون فرمایا گیا ہے خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگی ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو زیادتی کا طالب رہنا چاہیئے۔ عبادت کو چھوڑنا انسان کے لئے کھلے طور پر نقصان کی چیز ہے۔

(۱۶) عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِدَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَاعَۃً یُوْقِظُ فِیْھَا اَھْلَہٗ یَقُوْلُ یَا اٰلِ دَاؤُدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ

عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ رات کے ایک خاص وقت (نصف اخیر) میں حضرت داؤدؑ اپنے اہل کو جگاتے اور فرماتے کہ آلِ داؤد اٹھو اور نماز

هٰذِهٖ سَاعَۃٌ یُسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ۔ رواہ احمد (مشکوٰۃ)

پڑھو کیونکہ اس وقت حق تعالیٰ ساحر وعشار کے علاوہ تمام مسلمانوں کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

ف ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا اپنے اہل وعیال کو تہجد کے لئے جگانا دو وجہ سے تھا، ایک تو اس لئے کہ آپ کے اہل وعیال کو تہجد پڑھنے کا حکم تھا۔ دوسرے اس لئے تاکہ وہ بھی حق تعالیٰ شانہٗ سے اس قبولیت کے وقت میں دعائیں مانگ کر اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں۔ ساحر سے مراد جادوگر ہے۔ اور عشّار سے مراد وہ شخص ہے جو راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کا مال ظلماً لیتا ہے۔ ان دونوں کی دعا اس لئے قبول نہیں ہوتی کہ ان سے خدا کی مخلوق کو ضرر و نقصان پہنچتا ہے۔ اسی لئے بعض عارفین نے لکھا ہے کہ عبودیت کی حقیقت دو چیزیں ہیں، اللہ کے امر کی تعظیم کرنا اور مخلوق پر شفقت کرنا۔ ان دونوں میں مخلوقِ خدا پر شفقت مفقود ہے۔ علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں صرف ان دونوں کو دعا کی قبولیت سے تشدید وتغلیظ کی بنا پر مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ گویا یہ دونوں حق تعالیٰ کی رحمتِ عامہ سے بالکل محروم ہیں۔ ان کو اس رحمت سے اس جرم عظیم کے ارتکاب کی وجہ سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں کو اس عمل خیر یعنی نماز تہجد کی توفیق بھی نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں بہت ہی بُرے عمل میں مبتلا ہیں۔ (مرقاۃ)

(۱۷) وَعَنْہُ (اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ رواہ احمد البیہقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ)

ہوا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح قریب ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا یقیناً نماز اس کو بُرے کام سے روک دیگی۔

ف ۔ معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا شخص رفتہ رفتہ بُرے کاموں سے بچنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکو توبہ واستغفار کی توفیق ہوجاتی ہے اسی کی طرف حق تعالیٰ نے آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ میں اشارہ فرمایا ہے بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔

حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ تفسیری فوائد میں تحریر فرماتے ہیں، نماز کا بُرائیوں سے روکنا دو معنی میں ہوسکتا ہے، ایک بطریق تسبب یعنی نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہو کہ نمازی کو گناہوں اور بُرائیوں سے روکدے جیسے کسی دوا کا استعمال کرنا بخار وغیرہ امراض کو روکدیتا ہے۔ اس صورت میں یاد رکھنا چاہئیے کہ دوا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی ایک ہی خوراک بیماری کو روکنے کے لئے کافی ہوجائے۔ بعض دوائیں خاص مقدار میں مدت تک التزام کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ اس وقت اس کا نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے بشرطیکہ مریض کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی خاصیت کے منافی ہو۔ بس نماز بھی بلاشبہ قوی التاثیر دوا ہے جو روحانی بیماریوں کو روکنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہاں ضرورت ہے اس کی کہ ٹھیک مقدار میں اسی احتیاط اور بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے جو اطبائے روحانی نے تجویز کیا ہو

خاصی مدت تک اس پر مواظبت کیجائے۔ اس کے بعد مریض خود محسوس کریگا کہ نماز کس طرح اسکی پرانی بیماریوں اور برسوں کے روگ کو دور کرتی ہے۔

دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ نماز کا برائیوں سے روکنا بطور اقتضا ہو یعنی نماز کی ہر ہیئت اور اس کا ہر ذکر مقتضی ہے کہ جو انسان ابھی ابھی بارگاہ الہٰی میں اپنی بندگی، فرمانبرداری، خضوع و تذلل اور حق تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار و اقرار کر کے آیا ہے۔ مسجد سے باہر آکر بھی بد عہدی اور شرارت نہ کرے، اور شہنشاہ مطلق کے احکام سے منحرف نہ ہو۔ گویا نماز کی ہر ادا مصلی کو پانچوں وقت حکم دیتی ہے کہ اے بندگی اور غلامی کا دعویٰ کرنیوالے واقعی بندوں اور غلاموں کی طرح رہ، اور بزبانِ حال مطالبہ کرتی ہے کہ بے حیائی اور شرارت و سرکشی سے باز آ۔ اب کوئی باز آئے یا نہ آئے۔ مگر اب نماز بلا شبہ اس کو روکتی، اور منع کرتی ہے جیسے حق تعالیٰ خود روکتا اور منع فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الخ

پس جو بدبخت اللہ تعالیٰ کے روکنے اور منع کرنے پر بھی برائی سے نہیں رکے نماز کے روکنے پر اُن کا نہ رکنا کوئی محل تعجب نہیں ہے۔ ہاں یہ واضح رہے کہ ہر نماز کا روکنا اور منع کرنا اسی درجہ تک ہے جہاں تک اس کے ادا کرنے میں خدا کی یاد سے غفلت نہ ہو۔ کیونکہ نماز محض چند مرتبہ اُٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔ سب سے بڑی چیز اس میں خدا کی یاد ہے نمازی ارکانِ صلوٰۃ ادا کرتے وقت اور قرارت قرآن یا دعا و تسبیح کی حالت میں جتنا حق تعالیٰ کے جلال کو مستحضر اور زبان و دل کو موافق رکھے گا اتنا ہی اس کا دل نماز کے منع کرنیکی

آواز کو سنے گا اور اسی قدر نماز اس کی بُرائیوں کے چھڑانے میں موثر ثابت ہوگی۔ ورنہ جو نماز قلب لاہی وغافل سے ادا ہو وہ صلوٰۃ منافق کے مشابہ ٹھہرے گی جس کی نسبت حدیث میں فرمایا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا اسی نماز کی نسبت لَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا بُعْدًا کی وعید آئی ہے۔

(۱۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا مِنَ الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات میں اپنے اہل کو بیدار کرے اور دونوں دو رکعت نماز (تہجد) پڑھیں تو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھے جاتے ہیں۔

ف۔ اہل سے مراد یا تو فقط بیوی ہے یا بیوی اور اولاد واقارب بھی۔ ذاکرین وذاکرات میں لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتوں میں داخل کرنے کے متعلق لکھنے کا حکم فرمادیتے ہیں اور وہی اجر وثواب عطا فرماتے ہیں جو ذاکرین وذاکرات کو۔ ان کے متعلق قرآن میں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے یہی ان دو رکعت پڑھنے والے مرد اور عورتوں کو بھی عطا فرمائیں گے۔

(۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے بزرگ ترین اور اشراف لوگ حملۃ القرآن

Marfat.com

اَصْحَابُ اللَّیْلِ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ (مشکوٰۃ)

اور اصحاب لیل ہیں۔

ف ۔ حملۂ قرآن کا لفظی ترجمہ "قرآن کے اٹھانے والے" ہے مگر یہاں اس سے مُراد وہ حفاظ قرآن ہیں جو ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ اور اصحاب اللیل سے وہ لوگ مراد ہیں جو راتوں میں بیدار رہ کر نماز تہجد، قرأت، استغفار، و تسبیح وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں (سراج المنیر) کیونکہ رات میں آرام و راحت چھوڑ کر، عبادت الٰہی میں مصروف ہونا نفس انسانی پر نہایت شاق گذرتا ہے اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہترین عبادت وہ ہے جس میں نفس پر مشقت و گرانی زیادہ ہو۔ نیز اس وقت میں ریا و سمعہ کا امکان بھی بعید ہے۔

(۲۰) جَابِرٍ رَفَعَهٗ لَا تَدَعَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ وَلَوْ حَلْبَ شَاۃٍ (جمع الفوائد)

حضرت جابرؓ سے مرفوعًا منقول ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ (اے جابر) تم رات کی نماز ہرگز نہ چھوڑو (رات کو نماز ضرور پڑھو) اگرچہ بکری کے دودھ دوھنے کی بقدر ہو۔

ف ۔ نماز تہجد کے اہتمام کو بیان کرنا مقصود ہے کہ رات کو نماز ضرور پڑھو اگر زیادہ دیر تک پڑھنے کا موقعہ یا ہمت نہ ہو تو پھر تھوڑی دیر ہی پڑھ لینا چاہئے۔

(۲۱) اِعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِیَامُ اللَّیْلِ وَعِزُّہٗ اِسْتِغْنَاؤُہٗ عَنِ النَّاسِ

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جان لو کہ مؤمن کی بزرگی اور شرافت

Marfat.com

رواہ سہل۔ (جمع الفوائد) رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے میں ہے، اور اس کی عزّت مخلوق سے استغنار اختیار کرنے میں ہے۔

ف :حضرت سہلؓ سے بھی یہ مضمون منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور یہ ارشاد فرمایا کہ اے محمد آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں بالآخر موت ضرور آنے والی ہے اور جو چاہے (اچھا یا بُرا) عمل کیجئے آپ کو اس کا بدلہ ضرور دیا جائیگا اور جس سے چاہے دوستی کرلیں بہرصورت آپ اس سے جُدا ہونے والے ہیں، اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خوب جان لو! کہ مؤمن کی بزرگی اور شرافت راتکو اٹھ کر نماز پڑھنے میں ہے اور اس کی عزّت مخلوق سے استغنار اختیار کرنے میں ہے۔

(۲۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ (مجمع الزوائد)

حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی فضیلت ہے جیسے پوشیدہ صدقہ کو علانیہ صدقہ پر۔

ف :یعنی جس قدر ثواب اور فضیلت علانیہ صدقہ کے مقابلہ میں پوشیدہ طور پر صدقہ دینے میں ہے وہی ثواب اور فضیلت دن کی نماز کے مقابلہ میں رات کی نماز کو ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین شخصوں سے حق تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو پوشیدہ طور پر داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے

Marfat.com

کہ بائیں کو بھی خبر نہ ہو (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ پوشیدہ طور پر صدقہ دینے والا قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ تلے ہوگا جبکہ کوئی سایہ نہ ہوگا یہی تمام ثواب حق تعالیٰ رات کے نماز پڑھنے والے کو بھی مرحمت فرمائیں گے۔

(۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تین شخصوں کو حق تعالیٰ دوست رکھتے ہیں۔ ایک وہ آدمی جو رات کو اُٹھے اور قرآن پاک کی تلاوت کرے دوسرا وہ شخص جو اپنے داہنے ہاتھ سے پوشیدہ طور پر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے تیسرا وہ شخص کہ جو کسی سریہ میں تھا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی تو اس نے دشمن کا مقابلہ کیا۔

ف۔ مُلّا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ ان تینوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ تینوں حقیقت میں مجاہد ہیں۔ اگرچہ جہاد کی نوعیت علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔ پہلا شخص جو رات میں تلاوتِ قرآن پاک کرتا ہے مجاہدِ نفس ہے۔ رات کے آرام وراحت اور نیند جو نفس کے تقاضے ہیں ان کو چھوڑ کر خدا کے مقدس صحیفہ کی تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا شخص مجاہدِ مال ہے کہ مال جیسی محبوب ترین چیز کو خدا کی خوشنودی و تقرب حاصل کرنے کے لئے ایسے طور پر خرچ کرتا ہے کہ کسی کو بھی سوائے خدا کے اس کا علم نہیں ہوتا۔ تیسرا شخص اپنی سب سے بہترین اور

Marfat.com

قیمتی چیز یعنی روح کو خدا کے سامنے قربان کرتا ہے۔ اس کا مقصد محض اپنے مربی اور مالک حقیقی کی رضا و خوشنودی ہوتی ہے۔ مال غنیمت، لوگوں کی تعریف، اظہار شجاعت وغیرہ مقصود نہیں ہوتا۔

(۲۴) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یُّحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُّبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ لِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ (مشکوٰۃ)

ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔ اور تین شخصوں سے بغض رکھتے ہیں۔ وہ تین شخص جن سے حق تعالیٰ محبت فرماتے ہیں یہ ہیں:۔ ایک وہ شخص جس نے کسی قوم کے پاس آکر خدا کا واسطہ دیکر سوال کیا قرابت کے واسطہ سے سوال نہیں کیا اور لوگوں نے اس کو کچھ نہ دیا پس ایک شخص نے اسی قوم میں سے علیحٰدہ ہوکر چپکے سے اس سائل کو کچھ دیا کہ سوائے خدا کے اور اس دینے والے اور سائل کے کسی کو پتہ نہ چلا۔ دوسرا شخص وہ ہے جو ایک قوم کے ساتھ رات میں (سفر وغیرہ کے لئے) چلا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کو نیند ہر چیز سے پیاری معلوم ہونے لگی تو سوگئے اور یہ شخص کھڑا ہوکر میرے سامنے

Marfat.com

گڑگڑانے لگا۔ اور میری آیات تلاوت
کرنے لگا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں
تھا لشکر کو شکست ہوگئی اور یہ شخص تنہا
اپنے سینہ کے ساتھ متوجہ ہوا یہاں تک
کہ مارا گیا یا فتح حاصل کی۔ وہ تین شخص
جن سے حق تعالیٰ بغض فرماتے ہیں یہ ہیں
زنا کرنے والا بوڑھا متکبر فقیر۔ دولتمند ظالم۔

ف ۔ ان چھ شخصوں کے متعلق اس قسم کے مضامین مختلف روایات میں وارد ہوئے ہیں بعض روایات میں ان میں سے ایک کو ذکر کیا ہے اور بعض میں ایک سے زائد کو۔

ایک حدیث میں ہے کہ تین موقع ایسے ہیں جن میں بندہ کی دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے ایک وہ شخص جو کسی جنگل میں ہو جہاں کوئی اس کو نہ دیکھتا ہو، اور وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ دوسرے وہ شخص جو کسی مجمع کے ساتھ جہاد میں شریک ہو اور ساتھی بھاگ جائیں وہ اکیلا جما رہے۔ تیسرا وہ شخص جو آخر رات میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو جائے۔ (جامع صغیر)

ایک حدیث میں ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے حق تعالیٰ جل شانہ قیامت میں نہ کلام کریں گے نہ ان کا تزکیہ کریں گے نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے۔ اور ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ ایک بوڑھا زانی، دوسرا جھوٹا بادشاہ، تیسرا متکبر فقیر (جامع صغیر)

حضرت ابوالدرداء رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں

Marfat.com

سے حق تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور ان کو محبوب رکھتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو کسی مجمع کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا اور تنہا مقابلہ میں ڈٹ گیا اور قتل ہوا یا کامیاب حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے اس بندہ کو دیکھو کہ اس نے میرے لئے کس طرح صبر اور استقلال سے کام کیا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کے پاس خوبصورت بیوی اور نرم بستر ہے اور وہ اپنی شہوتِ خواہش کو چھوڑ کر رات میں میرا ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو سو رہتا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی مجمع کے ساتھ سفر میں تھا وہ چلتے چلتے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے لگے اور یہ کھڑا ہو کر خدا کی عبادت کرنے لگا۔ (مجمع)

(۲۵) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ (متفق علیہ)

ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "عبد اللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے اگر وہ رات میں نماز پڑھے۔"

ف۔ اس حدیث میں عبد اللہ سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ مراد ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ حضرت عبد اللہؓ نے جب سے یہ ارشاد سنا تو پوری زندگی کے لئے یہ معمول بنا لیا کہ رات کو بہت کم سوتے اور زیادہ وقت نماز میں گذارتے۔ آپ کے غلام حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کثرت سے نماز پڑھتے رہتے تھے۔ صبح کے قریب مجھ سے دریافت فرماتے کہ سپیدہ صبح نمودار ہوا یا نہیں؟ اگر میں ہاں کہتا تو پھر طلوع سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے۔ اور اگر نہیں کہتا تو پھر نماز شروع کر دیتے۔

Marfat.com

(۲۶) عَنْ سَمُرَةَ رضؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّصَلِّیَ مِنَ اللَّیْلِ مَا قَلَّ اَوْ کَثُرَ وَ نَجْعَلُ اٰخِرَ ذٰلِکَ وِتْرًا (مجمع)

حضرت سمرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم رات میں نماز (تہجد) پڑھیں تھوڑی ہو یا بہت، اور آخر میں وتر ادا کریں۔

ف - اس روایت سے بھی تہجد کی اہمیت ظاہر ہے کہ حضورؐ نے صحابہؓ کو اس کا حکم فرمایا کہ جتنا ہو سکے رات میں نماز ضرور پڑھی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خود حضورؐ اور صحابہؓ و تابعین وصوفیہ ومشائخ کے معمولات میں ہمیشہ یہ نماز داخل رہی ہے سب اس کو اہتمام سے پڑھتے رہے ہیں جیسا کہ آئندہ قدرے تفصیل سے معلوم ہوگا۔

(۲۷) قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا الْعَبْدُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُھُمَا عَلَیْھِمْ (احیاء) (روی مرسلا ووصلہ الدیلمی اتحاف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں اخیر رات کے وسط کی دنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہتر ہیں اور اگر میں اپنی امت پر اسکو دشوار نہ سمجھتا تو ان پر ان دونوں رکعتوں کو فرض کر دیتا۔

ف - اس حدیث سے بھی تہجد کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی مشقت اور دشواری کی رعایت کرتے ہوئے اسکو فرض نہیں کیا ورنہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُمت پر اس نماز کو بھی فرض فرما دیتے۔ آپؐ نے دُنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہتر ان دو رکعتوں کو ارشاد فرمایا کیونکہ دنیا اور اسکی تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ اور ان دو رکعتوں کا ثواب ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز امت پر فرض نہیں ہے۔

Marfat.com

(۲۸) قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَرَدْتَ سَفَرًا أَعْدَدْتَ لَهُ عُدَّةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ سَفَرُ طَرِيقِ الْقِيَامَةِ. أَلَا أُنَبِّئُكَ يَا أَبَا ذَرٍّ بِمَا يَنْفَعُكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ بَلٰى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ صُمْ يَوْمًا شَدِيدَ الْحَرِّ لِيَوْمِ النُّشُورِ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُورِ وَحُجَّ حَجَّةً لِعَظَائِمِ الْأُمُورِ. وَتَصَدَّقْ صَدَقَةً عَلٰى مِسْكِينٍ أَوْ كَلِمَةَ حَقٍّ تَقُولُهَا أَوْ كَلِمَةَ شَرٍّ تَسْكُتُ عَنْهَا (احياء) فی الاتحاف

قال العراقی رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب التهجد من روایة السری بن مخلد مرسلا والسرے ضعفه الازدی (اتحاف)

حضرت ابوذرؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اگر (دنیا میں) سفر کا ارادہ کرو تو سامان سفر کی تیاری کروگے ابوذرؓ نے جواب دیا، جی ہاں! آپؐ نے فرمایا پھر قیامت کا دشوار و سخت ترین سفر کیسے ہوگا؟ کیا میں تم کو وہ چیزیں نہ بتاؤں جو اس دن تم کو نفع دیں۔ ابوذرؓ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں ضرور فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سخت گرمی کا روزہ رکھو یوم النشور کیلئے اور رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز پڑھو وحشتِ قبور دور کرنے کیلئے، اور عظیم ترین امور کیلئے حج کرو، اور مسکین پر صدقہ کرو، یا کوئی حق بات کہو یا کسی بُری بات سے خاموش رہو۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جب آدمی سفر کرتا ہے تو پہلے سے زاد راہ کی تیاری کرتا ہے اور جس قسم کا سفر ہوتا ہے اسی قسم کی تیاری بھی ہوتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کا طویل اور دشوار ترین سفر جو ہر ایک کو پیش آنے والا ہے اسکے لئے بھی خوب تیاری کرنی چاہئے۔ اور ایسی چیزیں بطور زاد راہ جمع کرنی چاہئیں جن سے

Marfat.com

اس طویل سفر میں انسان کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ پھر آپؐ نے اس سفر میں نفع دینے والی مذکورہ بالا چار باتیں ارشاد فرمائیں جن کی اہمیت اور فضیلت مختلف روایات میں مذکور ہے۔ مختصر طور پر یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی بات سخت گرمی میں روزہ رکھنا ہے۔ یہ مرنیکے بعد زندہ ہونے کے دن نفع پہنچائے گا اس دن کی تمام پریشانیوں اور سخت ترین مصیبتوں سے بچانے والا ہے۔ جب آفتاب مخلوق کے بالکل قریب ہوگا، گرمی کی کوئی انتہا نہ رہے گی۔ مُردے زندہ ہو رہے ہوں گے زمین انسان کے اعمال کی خبر دے رہی ہوگی۔ اسوقت میں روزہ انسان کی مدد اور اعانت کریگا اور اُن تمام ہولناک مناظر سے بچنے کے لئے سپر کا کام دیگا۔ اس لئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے الصوم جنۃ۔ روزہ دُنیا میں گناہوں سے اور آخرۃ میں آگ سے بچنے کیلئے سپر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ نے اس امر کا فیصلہ فرما دیا کہ جو شخص سخت گرمی کے دن روزہ رکھے گا تو حق تعالیٰ اسکو ضرور قیامت کے دن سیراب فرمائیں گے۔ اسی لئے حضرت ابو موسیٰ ایسے دن کے روزہ رکھنے کی تلاش میں رہتے تھے (ترغیب)

دوسرا مضمون رات کی تاریکی میں نماز پڑھنا ہے کہ یہ قبر کی تاریکی اور وحشت کو دُور کرنے میں بہت ہی موثر ہے۔ پہلے بھی مختلف روایات اور آیات سے اسکی فضیلت معلوم ہو چکی ہے۔

تیسرا امر حج ہے کہ یہ بھی آخرت کے سفر میں عزائم امور کے پورا کرنے میں بہت ہی مفید چیز ہے۔ مختلف روایات میں حج کے فضائل و محاسن وارد ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جس نے محض اللہ کی خوشنودی کیلئے حج کیا، جماع اور اسکے

Marfat.com

تذکرے اور گناہ سے محفوظ رہا تو وہ پاک ہو کر ایسا لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک تھا)۔ (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں ہے کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں، آپؐ نے فرمایا، ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ (جمع الفوائد)

حج ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی ہمارے ذمہ ہے۔ مگر حق تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ نہ صرف ہم کو فریضہ سے سبکدوش فرمایا گیا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہمارے گناہ بھی بخشدئے جاتے ہیں اور نیکیاں و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ و تابعین باوجود اپنی مشغولیتوں کے کثرت سے حج کرتے ہیں۔ امام اعظمؒ نے پچپن حج کیے۔

چوتھی چیز صدقہ ہے کہ یہ بھی آخرت میں نفع دینے والی چیز ہے۔ بیشمار روایات میں اسکی فضیلت وارد ہے۔ ایک حدیث میں ہے، صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو، اس لئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔ (مشکوٰۃ) ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے، صدقہ سے بیماریوں کا علاج کیا کرو، کہ صدقہ آبروریزیوں کو بھی ہٹاتا ہے، نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، بیماریوں کو بھی دفع کرتا ہے، عمر بڑھاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ خدا کے غصہ کو بجھاتا ہے۔

پانچویں چیز، اچھی بات کا منہ سے نکالنا اور بری بات سے خاموش رہنا۔

Marfat.com

یہ بھی ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔ زبان چھوٹا سا عضو ہے مگر اس سے بہت سے گناہ صادر ہوتے ہیں ع

جرمہ جرم صغیر و جرمہ جرم کبیر

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اس کو چاہیئے کہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۲۹) عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ لَیْلًا فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ متفق علیہ (ریاض الصالحین)

حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں میرے اور فاطمہ کے پاس تشریف لائے (اور ہمیں سوتے دیکھکر) ارشاد فرمایا، کیا تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنے اہل وعیال کی دینی حیثیت سے دیکھ بھال کرتے رہنا چاہیئے۔ حضور کا ارشاد ہے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم میں سے ہر شخص نگراں ہے اور ہر ایک سے اسکے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام سے رات کو تشریف لیجانا اور نماز تہجد کی تنبیہ فرمانا، تہجد کی اہمیت پر صاف طور سے دلالت کرتا ہے (نووی)

(۳۰) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ

اسماء بنت یزید رض حضور سے نقل فرماتی ہیں کہ تمام لوگوں کو قیامت کے روز ایک زمین پر جمع کیا جائیگا۔ پھر ایک پکارنیوالا پکارے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو راتوں

Marfat.com

الَّذِیْ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَھُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ
رواہ البیہقی فی شعب الایمان (مشکوٰۃ)

میں اپنے پہلوؤں کو اپنے بستروں سے علیحدہ رکھتے تھے (یعنی تہجد پڑھتے تھے) پس یہ لوگ اٹھیں گے اور بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہوں گے (اسکے بعد) پھر تمام لوگوں کے حساب و کتاب کا حکم کیا جائیگا۔

ف ۔ تہجد پڑھنے والوں کے لئے کس قدر فضیلت اور خوبی بیان کی گئی ہے کہ بغیر حساب و کتاب اور سب سے پہلے حق تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بس افسوس ہے ہم جیسے انسانوں کے لئے جو تہجد جیسی اہم اور پیاری نماز سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

(۱۳) ثَلٰثَۃُ مَوَاطِنَ لَا تُرَدُّ فِیْھَا دَعْوَۃُ عَبْدِہٖ رَجُلٌ یَکُوْنُ فِیْ بَرِیَّۃٍ حَیْثُ لَا یَرَاہُ اِلَّا اللّٰہُ فَیَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ وَرَجُلٌ یَکُوْنُ مَعَہٗ فِئَۃٌ فِی الْجِھَادِ فَیَفِرُّ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ فَثَبَتَ وَرَجُلٌ یَقُوْمُ اٰخِرَ اللَّیْلِ (جامع صغیر)

تین مواقع ایسے ہیں کہ ان میں انسان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ایک وہ شخص جو جنگل میں ہو اور سوائے خدا اور حفظہ (کے کوئی شخص اسکو نہ دیکھے مگر وہ وہاں پر نماز (نفل یا فرض) ادا کرے۔ دوسرے وہ شخص جو جہاد میں ایک جماعت کیساتھ شریک ہو اور اس کے ساتھی بھاگ جائیں اور یہ تنہا مقابلہ میں رہ جائے۔ تیسرا وہ آدمی جو رات کے اخیر حصہ میں تہجد ادا کرے

Marfat.com

ف - اس حدیث پاک میں تین ایسے موقعے ارشاد فرمائے گئے ہیں جن میں دعا، رد نہیں ہوتی۔ ایک جنگل میں نماز کہ جہاں کوئی انسان اس کو دیکھنے والا نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جگہ پر یہ نماز ریا وسمعہ کی وجہ سے نہ پڑھی جائے گی بلکہ محض خدا کے خوف اور خوشنودی کے پیش نظر ہوگی۔ ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس چرواہے سے بہت خوش ہوتے ہیں جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیکر نماز پڑھے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس بندہ کی طرف دیکھو میرے خوف کی وجہ سے اذان اور نماز قائم کر رہا ہے، میں نے اپنے اس بندہ کی مغفرت کردی اور جنت میں داخل کر دیا۔

دوسرا موقعہ یہ ہے کہ ایک شخص جو جہاد میں شریک ہوا، اور اسکے ساتھی اسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے اور یہ ثابت قدم رہا اور کافروں سے خوب مقابلہ کیا، اس کی دعا بھی حق تعالیٰ کے یہاں مردود نہ ہوگی۔ جہاد ایک اونچا عمل ہے، پھر تنہا مقابلہ کرنے سے اور بھی زیادہ اہمیت پیدا کر دی۔ پہلے بھی روایات میں یہ مضمون آچکا ہے۔

تیسرا موقعہ یہ ہے کہ آخر رات میں کوئی شخص نماز پڑھے اسکی بھی حق تعالیٰ کے یہاں دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳۲) رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَّخْرُجُ مِنْ اَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ اَسْفَلِهَا	حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر سے جوڑے اور نیچے سے یاقوت موتی

Marfat.com

خَيْلٌ مِّنْ ذَهَبٍ مُسْرَجَةٌ مُلْجَمَةٌ مِّنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ لَهَا اَجْنِحَةٌ خُطْوُهَا مَدَّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيْرُ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً يَارَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَكُنْتُمْ تَاكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ وَكُنْتُمْ تَبْخَلُوْنَ وَكَانُوْا يُقَاتِلُوْنَ وَكُنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ ۔ رواہ ابن ابی الدنیا (الترغیب والترھیب)

کی زین اور لگام لگے ہوئے سونے کے ایسے گھوڑے نکلتے ہیں جو نہ لید کرتے ہیں اور نہ پیشاب، ان کے پر ہوتے ہیں اوران کی رفتار منتہائے نظر ہوتی ہے۔ اہل جنت ان پر سوار ہوتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں لے اُڑتے ہیں جو لوگ ان سے نیچے کے درجے کے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں، اے پروردگار! تیرے بندوں کو یہ ساری بزرگی کس وجہ سے حاصل ہوئی؟ (جواباً) کہا جاتا ہے، یہ لوگ رات میں نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے، یہ روزے رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے، یہ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے، یہ لوگ جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی سے کام لیتے تھے۔

ف ۔ جنت میں عمدہ جوڑوں کا ملنا، یاقوت موتی کے پاکیزہ اور تیز رفتار گھوڑوں کا حاصل ہونا اور اہل جنت کا اس پر سوار ہوکر بلا کسی روک ٹوک کے حسب منشار جنت کی سیر و تفریح کرنا، یہ ایک بڑا عظیم الشان اکرام و اعزاز ہے اور اسکے اسباب میں جہاں صدقہ و خیرات روزہ و جہاد کو بیان کیا ہے وہاں رات کی نماز یعنی تہجد کو

بھی ذکر کیا ہے۔ اس سے تہجد کی فضیلت اور اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

(۳۳) رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشْرَۃِ اٰلَافِ صَلَاۃٍ وَصَلَاۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَالصَّلٰوۃُ بِاَرْضِ الرِّبَاطِ تَعْدِلُ بِاَلْفَیْ اَلْفِ صَلَاۃٍ وَاَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ الرَّکْعَتَانِ یُصَلِّیْهِمَا الْعَبْدُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ لَا یُرِیْدُ بِهِمَا اِلَّا مَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رواہ ابو الشیخ بن حبان کتاب الثواب۔ (ترغیب)

حضرت انسؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور ایک نماز مسجد حرام میں پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے مساوی ہے۔ اور ارضِ رباط کی نماز بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر وہ دو رکعتیں ہیں جن کو بندہ رات کے بیچ میں ادا کرے۔ اور اس سے صرف اس چیز کا قصد ہو جو حق تعالیٰ کے نزدیک ہے۔

ف۔ اس حدیث میں تہجد کی کس قدر فضیلت بیان کی گئی ہے کہ تہجد کا ثواب مسجد حرام، مسجد نبوی، اور ارضِ رباط کی نماز (جس کا حدیث مذکور میں مخصوص ثواب بیان کیا گیا ہے) سے بھی زیادہ ہے۔ رباط سرحد دار اسلام پر دشمنانِ دین کے مقابلہ پر نگہبانی کے لئے بیٹھنے کو کہتے ہیں تاکہ دشمن اہلِ اسلام کے ملک میں داخل نہ ہوں۔ روایتِ بالا کے علاوہ متعدد روایات میں اس کی ترغیب دی ہے ہے اور اس کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ عقلاً بھی اس کی جو اہمیت محسوس ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس کا حکم آیا ہے ارشاد باری ہے:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ — اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلہ میں

Marfat.com

صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران)

مضبوط رہو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

(۳۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ اللّٰهُ اِمْرَءً قَامَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ رواه الطبراني في الاوسط وفي اسناده بقية (الترغيب والترهيب)

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو محروم نہیں کیا جو درمیان رات میں (نماز کیلئے) کھڑا ہو اور سورہ بقرہ آل عمران شروع کرے۔

ف یعنی جو شخص درمیانِ رات میں کھڑے ہو کر نماز (تہجد) شروع کرے اور بڑی بڑی سورتیں پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں کبھی محروم نہ فرمائیں گے۔ سورہ بقرہ آل عمران کی تخصیص اُن کے طویل ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور جس نماز میں طویل قرارت ہوتی ہے وہ نماز افضل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کونسی نماز افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس نماز میں قیام طویل ہو۔ (قیام)

(۳۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے سونے کی حالت میں تمہارے گُدی پر تین گرہیں لگاتا ہے۔ ہر گرہ کے وقت سونے والے کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ (ابھی) طویل (حصہ) رات کا

اِنْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی اِنْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ کُلُّھَا فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبُ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثُ النَّفْسِ کَسْلَانَ رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی ورواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ نحوہ وزاد فی اٰخرہ فحلوعقد الشیطان ولو برکعتین۔ (الترغیب)

باقی ہے (ابھی) سو جا پس اگر یہ شخص بیدار ہوا اور اس نے خدا کا (دل یا زبان سے) ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو بھی) کیا تو دوسری گرہ (بھی) کھل جاتی ہے۔ پس یہ شخص صبح کرتا ہے پاک نفس اور خوش ہو کر، اور اگر نہ جاگا، نہ وضو کی، نہ نماز پڑھی تو صبح کرتا ہے کاہل اور پلید نفس ہو کر۔

ف : اتحاف ص۱۸۳ ج۵ پر علامہ نوویؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ گرہ حقیقت پر محمول ہے یعنی حقیقۃً گرہ لگاتا ہے جیسے جادوگر، جادو کرنے کے وقت دھاگے پر گرہ لگاتا ہے بعض روایات سے اسکی تائید بھی ہوتی ہے بعض علماء نے اسکو مجاز پر محمول کیا ہے۔ گویا شیطان کے ذکر اور صلوٰۃ سے روکنے کو جادوگر کے فعل کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جس طرح جادوگر جادو کے ذریعہ مسحور کو اس کے مقصد و مراد سے روکتا ہے۔ اسی طرح شیطان بھی ذکر و دعاء اور نماز وغیرہ سے روکتا ہے۔ ابن ملکؒ فرماتے ہیں کہ گرہ سے مراد کسل و سستی کی گرہ ہے یعنی شیطان سونے والے کے لئے کسل و سستی کا محرک بنتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ لفظ عقد القلب سے ماخوذ ہے جس کے معنی دل کو ایک چیز پر مصمم و مضبوط کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان سونے والے کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت بڑی ہے سوتا رہ۔ انسان سوتا رہتا ہے اور اس کا رات کا اُٹھنا چھوٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

اس حدیث میں نماز سے مراد اکثر علمار کے نزدیک تہجد کی نماز ہے بعض علمار کے نزدیک عشار کی نماز مراد ہے۔ کیونکہ اہل عرب کے یہاں عشار کی نماز سے پہلے سونیکا معمول تھا۔ نیز اس حدیث سے تہجد، وضو، بیدار ہونے کے وقت ذکر اللہ کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

(۳۶) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ لِسُلَیْمَانَ یَا بُنَیَّ لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ تَدَعُ الرَّجُلَ فَقِیْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

رواہ ابن ماجۃ والبیھقی وفی اسنادہ احتمال التحسین (الترغیب)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد کی والدہ نے حضرت سلیمان سے کہا کہ اے بیٹے! رات کو زیادہ مت سو کیونکہ رات کو زیادہ سونا قیامت تک کیلئے آدمی کو نقیر بنا دیتا ہے۔

ف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ پوری رات غفلت اور نیند میں گذارنا اور نماز تہجد ادا نہ کرنا انسان کو قیامت تک کے لئے تنگدستی اور فقر وفاقہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ہماری اقتصادی ومعاشی پریشانیوں کا ایک بڑا اور اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہماری راتیں غفلت اور آرام وراحت میں گذرتی ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے علمار بھی ایسے ہیں جو اس مرض میں مبتلا ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں نماز تہجد کے فوت ہونے کا سبب زیادہ سونے کو بیان فرمایا ہے حضرت ربیعہؓ سے بھی اس قسم کی روایت منقول ہے۔ اسمیں یہ الفاظ ہیں فَیُفْقِرُکَ یَوْمَ یَحْتَاجُ النَّاسُ اِلٰی اَعْمَالِھِمْ۔ تجھ کو نقیر بنا دیگا جس دن لوگ اپنے اعمال کیطرف

Marfat.com

محتاج ہوں گے۔ علماء نے لکھا ہے زیادہ سونا زیادہ پانی پینے سے اور پانی پینے کی کثرت زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک قیم تھا جو روزہ کے افطار کے وقت ان کی نگہداشت پر مامور تھا وہ افطار کیوقت کہتا تھا

لَا تَاكُلُوْا كَثِيْرًا فَاِنَّكُمْ اِنْ اَكَلْتُمْ كَثِيْرًا نِمْتُمْ كَثِيْرًا وَاِنْ نِمْتُمْ كَثِيْرًا صَلَّيْتُمْ قَلِيْلًا

زیادہ مت کھاؤ کیونکہ اگر تم زیادہ کھاؤ گے تو زیادہ سوؤ گے اور زیادہ سوؤ گے تو نماز کم پڑھو گے

(۳۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُنَافِقِيْنَ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا تَحِيَّتُهُمْ لَعْنَةٌ وَطَعَامُهُمْ نُهْبَةٌ وَغَنِيْمَتُهُمْ غُلُوْلٌ لَا يَقْرَبُوْنَ الْمَسَاجِدَ اِلَّا هُجْرًا وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا مُسْتَكْبِرِيْنَ لَا يَاْلِفُوْنَ وَلَا يُؤْلَفُوْنَ خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ

(قیام)

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ منافقین کی چند علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں، ان کا تحیۃ لعنت ہے! انکا کھانا لوٹ ہے۔ انکی غنیمت مال غنیمت سے چوری ہے۔ مساجد کے قریب بُرا کلام کرتے ہوئے جاتے ہیں، اور نمازوں کے لیئے ایسے طور آتے ہیں کہ تکبر کرنیوالے اور بعد میں پہنچنے والے ہوتے ہیں۔ نہ (مومنین سے) الفت رکھتے ہیں اور الفت کیئے جاتے ہیں (یعنی مومنین بھی انسے الفت نہیں رکھتے) راتکو سوکھی لکڑی کی طرح ہوتے ہیں (یعنی پڑے رہتے ہیں نماز نہیں پڑھتے) اور دن میں چیخنے والے ہوتے ہیں۔

ف۔ اسلامی شریعت میں منافق اس شخص کو کہتے ہیں جو زبان سے اسلامی عقائد کو

Marfat.com

تسلیم کرتا ہو مگر دل تصدیق سے بالکل خالی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں منافقین کی سات مخصوص علامات ارشاد فرمائی ہیں:۔

پہلی علامت یہ بیان فرمائی، کہ اُن کا تحیۃ لعنت ہے۔ تحیۃ کے معنی عربی زبان میں حیات کی دعا کرنے کے ہیں۔ سلام پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ لعنت کے معنی بھلائی اور خدا کی رحمت سے ابعاد و دوری کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انکی دعا یا سلام لعنت ہے۔ مسلمانوں پر لعنت اور بد دعا کرتے ہیں۔

دوسری علامت طعامہم نہبۃ بیان فرمائی۔ نہبۃ کے معنی عربی زبان میں قہر اور غلبہ کے ساتھ مال لینے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ زبردستی دوسروں کے اموال پر قبضہ کرکے کھاتے ہیں جو معصیۃ اور سخت ترین گناہ ہونے کے علاوہ انسانیت اور ہمدردی کے خلاف ہے۔

تیسری علامت یہ ہے کہ ان کی غنیمت غلول ہے۔ مال غنیمت سے چوری کرنیکو غلول کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر منافقین کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملتا تو یہ اسمیں سے چوری کرکے اپنا حصہ مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ غلول سخت ترین گناہ ہے۔ مختلف آیات و روایات میں اسکی ممانعت اور مذمت بیان کی گئی ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہے:۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ	اور نبی کا یہ کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو
يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى	کوئی چھپائے گا وہ اپنی چھپائی ہوئی چیز
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	قیامت کے دن لائے گا پھر ہر نفس پورا
	پائیگا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ مساجد میں بُری باتیں اور قبیح افعال کا ارتکاب کرتے

Marfat.com

ہیں۔ حالانکہ مساجد خداوند قدوس کی بارگاہ۔ اللہ کے گھر، آخرت کے بازار، جنت کے باغات تمام جگہوں میں خدا کی محبوب ترین اور پسندیدہ جگہ، دنیا کا سب سے پہلا اور آخری گھر ہیں ان خصوصیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ مسجد میں آنے کے بعد کوئی غلط بات یا کسی فعل قبیح کا ارتکاب تو کیا ہوتا جائز اور مباح اقوال و افعال سے بھی علیحدہ ہو کر صرف خداوند قدوس کے ذکر و تسبیح تہلیل، نماز و تلاوت وغیرہ پاکیزہ اعمال سے ان کو معمور و آباد کیا جاتا، جن کے لئے مساجد درحقیقت بنائی گئی ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِذِكْرِ اللهِ یعنی مساجد خدا کے ذکر کے لئے تعمیر کی گئی ہیں۔ مگر یہ انقلاب زمانہ ہے کہ آج ہماری مساجد آرامگاہیں اور نشستگاہیں بنی ہوئی ہیں۔ ہر قسم کے قصے، ہر نوع کے معاملات وہاں طے ہوتے ہیں بازاروں کا شور شغب، لڑائی جھگڑے، سب وشتم، سیاسی مسائل اور حالات حاضرہ پر تنقید و تبصرے سب کچھ مسجد میں ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اُسْكُتْ يَا وَلِيَّ اللهِ (اے اللہ کے ولی چپ رہ) پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور برابر باتوں میں لگا رہتا ہے تو کہتے ہیں اُسْكُتْ يَا بَغِيضَ اللهِ (اے اللہ کے دشمن چپ رہ) پھر اس سے بھی آگے بڑھتا ہے تو وہ کہتے ہیں اُسْكُتْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْكَ (تجھ پر خدا کی لعنت چپ رہ (مدخل)

شیخ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا بھلائیوں اور نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

پانچویں علامت نماز کے لئے تکبر کے ساتھ بعد میں آنا ہے۔ جو شوق و اہتمام نہ ہونے کی دلیل ہے۔

Marfat.com

چھٹی علامت یہ ہے کہ ان کو مومنین سے اور مومنین کو ان سے کوئی الفت و اُنس نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ وہ حقیقۃً مسلمان نہیں۔ جیسا کہ ان کے افعال و اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ اخیر میں فرمایا کہ سوکھی لکڑی کی طرح بیکار محض پڑے سوتے رہتے ہیں اور دن میں چیختے اور شور و شغب کرتے پھرتے ہیں یعنی احکام خداوندی کی پرواہ نہیں کرتے بالکل لااُبالی ہوتے ہیں۔

(۳۸) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ فَوْقَ رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ (قیام اللیل)

حضرت ابامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حقتعالیٰ جلشانہ نے دو رکعت سے زیادہ بہتر کسی چیز کو مباح نہیں فرمایا۔ بندہ جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے تو بھلائی اسکے سر پہ نازل ہوتی رہتی ہے۔ بندہ کو خدا کا تقرب جیسا کہ قرآن پاک سے حاصل ہوتا ہے (کسی اور چیز سے نہیں ہوتا)

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک دو رکعت نماز سے زیادہ کوئی اور عمل محبوب نہیں۔ نماز سب سے زیادہ پسندیدہ اور خیر و برکت کے نزول کا سبب ہے جب تک بندہ نماز میں مصروف رہتا ہے بھلائی اس کی طرف متوجہ رہتی ہے۔ اور تلاوتِ قرآن حق تعالیٰ شانہ کے انتہائی قرب کا ذریعہ ہے۔

(۳۹) قَدْ رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو عِنْدَ الدَّیْلَمِیِّ وَقَالَ فِیْ اَثْنَاءِ

عبداللہ بن عمرو سے ایک طویل روایت میں منقول ہے کہ اللہ کے نزدیک مخلوق میں

Marfat.com

الحَدِیثُ اِنَّ اَبغَضَ الخَلقِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ الرَّجُلُ یُکثِرُ النَّومَ بِالنَّہَارِ وَلَم یُصَلِّ مِنَ اللَّیلِ شَیئًا وَالرَّجُلُ یُکثِرُ الاَکلَ وَلَا یُسَمِّی اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ وَلَا یَحمَدُہٗ وَالرَّجُلُ یُکثِرُ الضِّحکَ مِن غَیرِ عَجَبٍ فَاِنَّ کَثرَۃَ الضِّحکِ تُمِیتُ القَلبَ وَتُورِثُ الفَقرَ (اتحاف)

سب سے زیادہ مبغوض ترین تین شخص ہیں ایک وہ شخص جو دن میں زیادہ سوتا ہے اور رات میں بالکل نماز نہیں پڑھتا۔ دوسرے وہ شخص جو کھانا زیادہ کھائے اور کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھے اور نہ الحمد للہ۔ تیسرا وہ شخص جو بلا کسی سبب کے زیادہ ہنسے کیونکہ کثرت سے ہنسنا قلب کو مُردہ بنا دیتا ہے اور فقر کو پیدا کرتا ہے۔

ف :امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ جب آدمی زیادہ کھانا کھاتا ہے تو پانی زیادہ پیتا ہے، اور جب پانی زیادہ پیتا ہے تو نیند غالب ہوتی ہے اور رات کا قیام دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے بعض مشائخ کا معمول تھا کہ ہر رات دسترخوان پر کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے:۔

یَامَعَاشِرَ المُرِیدِینَ لَا تَاکُلُوا کَثِیرًا فَتَشرَبُوا کَثِیرًا فَتَرقُدُوا کَثِیرًا فَتَتَحَسَّرُوا عِندَ المَوتِ۔

اے مُریدین کے گروہ زیادہ نہ کھاؤ کہ پھر زیادہ پانی پیو گے اور اسکی وجہ سے زیادہ نیند آئیگی اور موت کے وقت زیادہ افسوس کرنا ہوگا۔

رات کے بیدار ہونے کے لئے یہ ایک بڑا اہم اصول ہے کہ معدہ کو ہلکا رکھے۔ پیٹ زیادہ نہ بھرے۔

دوسرا شخص جو کھانا زیادہ کھائے اور بسم اللہ، الحمد للہ نہ پڑھے، مختلف روایات میں اس کی مذمت وارد ہے جیسا کہ انشاء اللہ "کھانے پینے کے آداب"[۵] میں مفصل طریقہ سے بیان کیا جائے گا۔

۵ یہ کتاب زیر طبع ہے ۱۲

Marfat.com

تیسرے وہ شخص زیادہ مبغوض ہے کہ جو بلاکسی سبب کے زیادہ ہنستا ہے کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بناتا ہے اور فقر پیدا کرتا ہے اسی لئے ارشاد ربانی ہے:۔
فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا. ہنسیں کم اور روئیں زیادہ۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین میں باب الزجر عن الضحک کے عنوان سے ایک مستقل باب ذکر کیا ہے جس میں بہت سے آثار و اقوال نقل فرمائے ہیں آخر میں لکھا ہے کہ ضحک و قہقہہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس میں آٹھ آفتیں ہیں:۔

(۱) اہل عقل و علم تمہاری مذمت کریں گے (۲) سفہا ر و جہال تم پر جرارت کرینگے۔ (۳) اگر تم جاہل ہو تو زیادہ ہنسنے اور قہقہہ سے تمہارا جہل بڑھ جائے گا۔ اور اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم کم ہو جائے گا۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ جب آدمی (بکثرت) ہنستا ہے تو اسکے علم سے ایک حصہ کم ہو جاتا ہے (۴) گذشتہ گناہوں کا نسیان ہوگا (۵) آئندہ گناہوں پر جرأت ہوگی (۶) موت اور آخرت کی یاد نہ رہے گی (۷) تمہیں دیکھ کر جو لوگ ہنسیں گے اُن کا گناہ بھی ہوگا (۸) زیادہ ہنسنے سے رونا پڑتا ہے۔

احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص زیادہ ہنستا ہے اسکی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔ ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ مومن کا (زیادہ) ہنسنا آخرت کی غفلت کی وجہ سے ہے۔ اگر آخرت سے غفلت نہ ہوتی تو پھر یہ اتنا زیادہ نہ ہنستا۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں، تعجب ہے اس ہنسنے والے کیلئے جس کے نیچے نار ہے اور تعجب ہے اس مسرور پر جس کے پیچھے موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہنستے نہ تھے بلکہ تبسم فرماتے تھے۔

(۴۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ صَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ جِیْفَۃٍ بِاللَّیْلِ حِمَارٍ بِالنَّھَارِ عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْیَا جَاھِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَۃِ (الترغیب والترھیب)

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حق تعالیٰ سخت مزاج، زیادہ کھانے والے، بازاروں میں چیخنے والے کو مبغوض رکھتے ہیں، جو رات میں مردہ اور دن میں گدھا ہو۔ دنیا کے امور کا جاننے والا ہو اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل۔

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ جو آدمی خدا کی یاد سے غافل ہے، نہ ذکر اذکار میں مشغول ہوتا ہے، نہ تسبیح و تہلیل میں، نہ تہجد پڑھتا ہے، نہ اور کوئی عبادت کرتا ہے، بلکہ اپنے آرام و راحت کی وجہ سے پڑا سوتا رہتا ہے تو وہ شخص مُردہ ہے اس کو حقیقی حیات حاصل نہیں حقتعالیٰ کے نزدیک وہ ایک سخت مزاج، زیادہ کھانے والے، اور بازاروں میں چیخنے والے شخص کی طرح مبغوض ہے، آخرت سے غافل ہے۔ خدا کی نظر عنایت سے محروم ہے۔

ارشاداتِ صحابہؓ

(۱) قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ فَضْلُ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ عَلٰی صَلٰوۃِ النَّھَارِ کَفَضْلِ صَدَقَۃِ السِّرِّ عَلَی الْعَلَانِیَۃِ (قیام)

عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے (پوشیدہ) صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر۔

ف ۔ احادیث میں بھی یہ مضمون آچکا ہے۔ پوشیدہ صدقہ کی بڑی فضیلت ہے قرآن پاک میں بھی اسکی تعریف کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پوشیدہ طور پر

Marfat.com

صدقہ کرنیوالا قیامت کے دن جبکہ کوئی سایہ نہ ہوگا وہ عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۲) قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رض رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ اَفْضَلُ مِنْ عَشْرٍ بِالنَّهَارِ (قیام)

عمرو بن العاص رض فرماتے ہیں کہ رات کی ایک رکعت نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے۔

(۳) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض شَرَفُ الرَّجُلِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَغِنَاهُ اِسْتِغْنَاءُهُ عَمَّا فِىْ اَيْدِى النَّاسِ (قیام)

ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اور اسکی مالداری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔

ف ۔ قیام سے مراد رات کو جاگنا اور تہجد پڑھنا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کیلئے عزت و شرافت یہ کہ تہجد پڑھے اور لوگوں کے مال پر نیت نہ رکھے اس سے استغنار برتے کہ درحقیقت مالداری یہی ہے۔

(۴) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِىِّ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِى الْقِيَانَ الْبِيْضَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى الصَّبَاحِ وَبَاتَ رَجُلٌ يَذْكُرُ اللهَ اَوْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ لَرَاَيْتُ اَنَّ ذَاكِرَ اللهِ اَفْضَلُ۔ (قیام)

سلمان فارسی رض فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سفید رنگ کی باندیاں صبح تک اللہ کے راستہ میں دیتا رہے اور دوسرا شخص ذکر یا تلاوت قرآن کرتا رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ذکر کرنے والا افضل ہے۔

ف ۔ خدا کے ذکر کی مختلف صورتیں ہیں۔ تلاوتِ قرآن، تسبیح و تہلیل اور نماز وغیرہ یہ سب ذکر کے مفہوم میں داخل ہیں اسلئے اس اثر کے عموم میں تہجد کی نماز بھی داخل ہے

(۵) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض لَوْلَا ثَلٰثٌ لَوْلَا اَنْ اُسَافِرَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ اُعَفِّرَ جَبْهَتِىْ فِى التُّرَابِ سَاجِدًا اَوْ اُجَالِسَ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں اگر میں اللہ کے راستہ میں سفر نہ کرتا یعنی

Marfat.com

آنْ اُقُوْا مَا يَلْتَقِطُوْنَ طِيْبَ الْقَوْلِ كَمَا يَلْتَقِطُوْنَ طِيْبَ الثَّمَرِ لَسَرَّنِيْ اَنْ اَكُوْنَ لَحِقْتُ بِاللّٰهِ (قيام الليل)

جہاد نہ کرتا) یا بحالت سجدہ اپنی پیشانی خاک آلود نہ کرتا یا ان لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرتا جو اقوالِ حسنہ چنتے ہیں جیسا کہ اچھے ثمر چُنتے ہیں تو میرے لئے یہ بات خوش کن ہوتی کہ میں اللہ سے جا ملتا (یعنی مر جاتا)

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد فی سبیل اللہ، نماز، اور اچھے لوگوں کی صحبت دنیا میں نہ ہوتی تو مجھے اس زندگی میں کوئی لذت و مزا نہ آتا، میرے لئے مرجانا ہی بہتر اور خوش کن ہوتا لیکن چونکہ یہ تینوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں اس لئے میں دنیا کی زندگی کو محبوب رکھتا ہوں۔

(٦) قَالَ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ مَا اٰسٰی عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا عَلٰی ظَمَاءِ الْهَوَاجِرِ وَمُكَابَدَةِ اللَّيْلِ وَاَنِّيْ لَمْ اُقَاتِلْ هٰذِهِ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ الَّتِيْ نَزَلَتْ بِنَا يَعْنِي الْحَجَّاجَ (قيام)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقتِ وفات ارشاد فرمایا، میں دنیا کی کسی چیز پر حسرت نہیں کرتا ہوں سوائے گرمی کی دوپہر کی پیاس کے (یعنی گرمی میں روزہ نہیں رکھا) اور رات کی مشقت برداشت کرنے کے (یعنی راتوں میں عبادت نہیں کی) اور اس باغی جماعت کیساتھ قتال نہیں کیا جو ہم پر آ پڑی یعنی حجاج (اور اس کی جماعت)

(٧) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍؓ يَنْبَغِيْ لِحَامِلِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَعْرِفَ بِلَيْلِهٖ اِذَا النَّاسُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حافظ قرآن کیلئے مناسب ہے کہ وہ

Marfat.com

نَائِمُوْنَ وَبِنَهَارِهٖ اِذَا النَّاسُ مُفْطِرُوْنَ وَبِحُزْنِهٖ اِذَا النَّاسُ يَمْرَحُوْنَ وَبِخُشُوْعِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخْتَالُوْنَ وَبِوَرَعِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخْلِطُوْنَ وَبِصَمْتِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ وَبِبُكَائِهٖ اِذَا النَّاسُ يَضْحَكُوْنَ (قیام صفة الصفوة)

اپنی رات (کے حق) کو پہچانے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ اور اپنے دن کو جبکہ لوگ روزہ سے نہوں اور اپنے رنج وغم کو جبکہ لوگ خوش طبعی کر رہے ہوں، اور اپنے خشوع کو جبکہ لوگ اترا رہے ہوں اور اپنے ورع وتقویٰ کو جبکہ لوگ خلط کر رہے ہوں اور اپنی خموشی کو جبکہ لوگ لا یعنی میں مشغول ہو رہے ہوں اور اپنی گریہ وزاری کو جبکہ لوگ ہنس رہے ہوں۔

ف۔ حاصل یہ ہے کہ جبکہ لوگ سونے میں مشغول ہوں تو راتوں کو اٹھ کر عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ اور جب لوگ خوش طبعی کر رہے ہوں تو غم کو یاد کرکے حد سے زیادہ خوش طبعی نہ کرے، اور جب لوگ اترا رہے ہوں تو انکساری کیساتھ رہے، اور جب لوگ لایعنی باتوں میں مشغول ہوں تو خاموش رہے، اور جب ہنس رہے ہوں تو رونے کو یاد کرکے روئے۔

(٨) وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ حَسْبَ الرَّجُلِ مِنَ الْخَيْبَةِ اَوْ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَنَامَ لَيْلَةً حَتّٰى يُصْبِحَ وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ لَيْلَةً حَتّٰى يُصْبِحَ (قیام)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انسان کیلئے یہی خسارہ کافی ہے کہ وہ رات بھر سوتا رہے یہانتک کہ صبح ہو جائے اور شیطان نے اسکے کان میں پیشاب کر دیا ہو پھر اُسنے اللہ کا پوری رات ذکر نہیں کیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ پوری رات سونا اور خدا کا بالکل بھی ذکر نہ کرنا بہت بڑی

Marfat.com

ناکافی ہے اس سے ہر مسلمان کو بچنا نہایت ضروری ہے۔

(۹) كَانَ عُمَرُ يُحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَعْنِي وَسَطَ اللَّيْلِ۔ حضرت عمرؓ وسط لیل میں نماز ادا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ (صفۃ الصفوۃ)

مطلب یہ ہے کہ درمیان شب میں اٹھنا، اور خدا کی یاد میں مشغول ہونا عبادت و بندگی کرنا خصوصًا نماز پڑھنا آپ کو مرغوب پسندیدہ تھا، آپ اسکا اہتمام فرماتے تھے۔

(۱۰) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ (صفۃ الصفوۃ) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں تم میں سے کسی کو رات کا مردار اور دن کا قطرب نہ پاؤں۔

ف۔ قطرب ایک پرندہ کا نام ہے جو تمام رات گھومتا ہے اور سوتا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہ کرے کہ رات بھر تو مُردار کی طرح غافل پڑا رہے اور دن کو قطرب پرندہ کی طرح اِدھر اُدھر گھومنے میں مشغول ہو اور بیدار رہے بلکہ رات کو بیدار رہ کر خدا کی عبادت و بندگی میں مصروف ہونا چاہیئے۔

اقوالِ مشائخ

(۱) قَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ كَانَ يُقَالُ قِيَامُ اللَّيْلِ مَحْيَاةٌ لِلْبَدَنِ وَ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ وَضِيَاءٌ لِلْبَصَرِ وَقُوَّةٌ فِي الْجَوَارِحِ وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ

حضرت عطا خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے تھے کہ:- شب بیداری جسم کیلئے حیات اور قلب کا نور ہے، آنکھوں کی روشنی ہے، اعضا کی

Marfat.com

مِنَ اللَّيْلِ مُتَهَجِّدًا اَصْبَحَ فَرْحَانًا يَجِدُ لِذٰلِكَ فَرْحَانًا فِيْ قَلْبِهٖ وَاِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَصْبَحَ حَزِيْنًا مُنْكَسِرَ الْقَلْبِ كَاَنَّهٗ فَقَدَ شَيْئًا وَقَدْ فَقَدَ اَعْظَمَ الْاُمُوْرِ لَهٗ نَفْعًا (قیام)

قوت کا ذریعہ ہے۔ جب کوئی شخص رات میں تہجد پڑھنے کیلئے اٹھتا ہے تو صبح کیوقت شاداں و فرحاں اٹھتا ہے۔ اور یہ فرحت اور خوشی اپنے قلب میں بھی محسوس کرتا ہے جب غلبۂ نیند کی وجہ سے سوجاتا ہے اور اپنے وظیفہ سے غافل ہوجاتا ہے تو صبح کیوقت اس حال میں اٹھتا ہے کہ حزن وملال طاری ہوتا ہے، دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہے جیسے کوئی چیز کھوگئی ہو، حالانکہ اس نے اپنے لئے سب سے زیادہ نافع شئے کو گم کردیا ہے یعنی شب بیداری سے غافل ہوگیا۔

ف ۔ تہجد نہایت مفید اور نافع عمل ہے۔ اس میں بے شمار فائدے اور حکمتیں ہیں۔ ارشاد بالا میں صرف چند فائدوں کو بطور مثال کے ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ امور نافعہ میں اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل نہیں۔ حضرت عطارؒ نے صاف فرمادیا ہے کہ جس نے تہجد چھوڑا اس نے بہت ہی بڑا نافع اور مفید عمل ترک کیا۔

(۲) وَقَالَ يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ بِطُوْلِ التَّهَجُّدِ تَقَرُّ عُيُوْنُ الْعَابِدِيْنَ وَبِطُوْلِ الظَّمَاءِ تَفْرَحُ قُلُوْبُهُمْ عِنْدَ لِقَاءِ اللّٰهِ (قیام)

حضرت یزید رقاشی فرماتے ہیں کہ لمبی تہجد سے عابدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور لمبی پیاس سے ان کے قلوب اللہ تعالیٰ سے ملنے کے وقت خوش ہوتے ہیں۔

ف ۔ یعنی جب ان کو اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لمبے لمبے تہجد پڑھنے کا ثواب ملے گا تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور جب گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزہ رکھنے

ملے گا۔ یعنی باب الریان نصیب ہوگا۔ اس وقت ان کے قلوب خوش ہوں گے۔

(۳) عَنْ اِسْحٰق بْنِ سُوَیْدٍ کَانُوْا یَرَوْنَ السِّیَاحَۃَ صِیَامَ النَّھَارِ وَقِیَامَ اللَّیْلِ۔ (قیام اللیل)

اسحٰق بن سوید فرماتے ہیں کہ مشائخ دن کے روزے اور رات کی عبادت کو سفر سمجھتے تھے۔

ف: جیسے مسافر راستہ طے کر کے منزل پر پہنچنا ضروری سمجھتا ہے اسی طرح مشائخ کرام وصوفیائے عظام روزے اور شب بیداری کو منزلِ مقصود یعنی رضائے الٰہی وحصول جنت کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔

(۴) قَالَ عَلِیُّ بْنُ بَکَّارٍ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً مَا اَحْزَنَنِیْ شَیْئٌ سِوٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ (احیاء)

علی بن بکار فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے مجھ کو بجز طلوع فجر کے اور کسی شیٔ نے حزن وملال میں نہیں ڈالا۔

ف: مطلب یہ ہے کہ فجر صادق کے طلوع ہو جانے کے بعد چونکہ تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے اسلئے مجھے طلوع فجر کی وجہ سے افسوس ہوتا تھا کہ اب تہجد کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

(۵) عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قِیَامُ اللَّیْلِ یَشْرُفُ بِہِ الْوَضِیْعُ وَیَعِزُّ بِہِ الذَّلِیْلُ وَصِیَامُ النَّھَارِ یَقْطَعُ عَنْ صَاحِبِہِ الشَّھَوَاتِ وَلَیْسَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ رَاحَۃٌ دُوْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ۔ (قیام)

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ شب بیداری باوقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے۔ اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتی ہے اور مومنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے۔

ف: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی راتوں کو عبادت کرتا ہے تو حق تعالیٰ کے نزدیک وہ باعزت ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ قلوب عباداللہ ہی کے دست قدرت میں ہیں اس لئے

Marfat.com

لوگوں کے قلوب کو اس کی طرف مائل کر دیتے ہیں حتیٰ کہ سارے لوگ اس کی عزت کرنے لگتے ہیں اور روزہ رکھنے سے چونکہ قدرے ضعف ہو جاتا ہے اس سے انسان کی شہوت ٹوٹ جاتی ہے اور پھر وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پیٹ بھرنے کے بعد ادھر اُدھر کی سوجھتی ہے کسی بھوکے پیٹ کو دیکھو وہ کبھی ایسے کاموں کے لئے تیار نہ ہوگا جو شہوت کے متعلق ہوں اب سوال یہ ہے کہ پھر دن و رات اس میں لگا رہے نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے اس میں تو بہت مشقت ہے۔ اس کا جواب دیا کہ مومن کے لئے راحت تو آخرت ہی میں جنت میں پہنچ کر ہوگی۔

(۶) وَعَنِ الْحَسَنِ كَانَ يُقَالُ مَا عَمِلَ النَّاسُ مِنْ عَمَلٍ اَثْبَتُ فِىْ خُلْدٍ مِّنْ صَلٰوةٍ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَمَا فِى الْاَرْضِ شَيْئٌ اَجْهَدُ لِلنَّاسِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالصَّدَقَةِ قِيْلَ فَاَيْنَ الْوَرْعُ قَالَ ذَاكَ مِلَاكُ الْاَمْرِ (قيام)

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ (عہد صحابہ میں) یہ کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ با مشقت لوگوں کیلئے اور کچھ نہیں ہے حضرت حسن سے پوچھا کہ پھر تقویٰ و ورع کہاں گئے یعنی اسکا کیا مرتبہ ہے، فرمایا کہ تقویٰ تو سب کی جان ہے

ف مطلب یہ کہ ورع تقویٰ تو اصل الاصول ہے۔ اس کے برتر و افضل ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں اور جو مشقت و دشواری اس میں ہے وہ بھی ظاہر ہے لیکن اسکے علاوہ تہجد و صدقہ بھی اعمال خیر میں سے بہترین اور برگزیدہ عمل ہے اور دونوں میں مشقت و دشواری بھی خوب ہے۔ ایک میں آرام و راحت کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے میں اپنے مال کو جو بالطبع مرغوب ہوتا ہے خرچ کرنا ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ

Marfat.com

دونوں باتیں انسان کی طبیعت پر عموماً گراں اور باعث مشقت ہوتی ہیں۔

(۷) عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ قَرَأْتُ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالَ كَلِّمُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَكَلِّمُوا النَّاسَ قَلِيْلًا قَالُوْا يَا رُوْحَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُكَلِّمُ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ اُخْلُوْا بِمُنَاجَاتِهٖ وَاُخْلُوْا بِدُعَائِهٖ۔ (قیام)

ثور بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے (کتب سابقہ میں) پڑھا کہ حضرت عیسٰی بن مریم علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے (لوگوں سے فرمایا کہ اللہ تعالٰی سے خوب بات چیت کرو اور لوگوں سے بہت کم۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے روح اللہ! ہم اللہ تعالٰی سے کس طرح بات چیت کریں۔ فرمایا اللہ تعالٰی سے مناجات اور دعا کرنے کیلئے خلوت اختیار کرو۔

ف: یعنی کثرت سے خلوت میں ذکر الٰہی اور دعا ر ومناجات میں مشغول رہو۔ اور ہمیشہ خدا کی عبادت وبندگی (جس میں تہجد وغیرہ بھی داخل ہے) کرتے رہو، حق تعالٰی سے بات چیت کا یہی طریقہ ہے۔

(۸) عَنِ الْحَسَنِؒ اَنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيَعِيْشُ خَمْسِيْنَ اَوْسِتِّيْنَ سَنَةً عُمْرَهٗ كُلَّهٗ مَا طُوِيَ لَهٗ ثَوْبٌ قَطُّ وَلَا اَمَرَ فِيْ اَهْلِهٖ بِصَنْعَةِ طَعَامٍ قَطُّ وَلَا جَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاَرْضِ شَيْئًا قَطُّ قَالَ وَحَضَرَ رَجُلٌ مِنَ الصَّدْرِ الْاَوَّلِ فَبَكٰى وَاشْتَدَّ

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ گذشتہ زمانے میں آدمی پچاس ساٹھ سال زندہ رہتا تھا اپنی ساری عمر نہ تو کپڑا بناتا تھا اور نہ اپنے گھر والوں کو کھانا پکانے کا حکم دیتا تھا اور نہ ہی سوتا تھا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے قرن اول کے لوگوں میں سے جب

Marfat.com

بُكَاؤُهٗ فَقَالُوْا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ وَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ شَیْئًا اَبْکِیْ عَلَیْهِ اِلَّا ثَلٰثَ خِصَالٍ ظَمَأُ هَاجِرَةٍ فِیْ یَوْمٍ بَعِیْدٍ مَا بَیْنَ الطَّرَفَیْنِ اَوْ لَیْلَةً یَبِیْتُ الرَّجُلُ یُرَاوِحُ مَا بَیْنَ جَبْهَتِهٖ وَقَدَمَیْهِ اَوْ غَدْوَةً اَوْ رَوْحَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (قیام)

مرنے کے قریب ہوا تو بڑی شدت سے رونے لگا۔ لوگوں نے کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنیوالا مغفرت فرمانے والا ہے۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کے نہ ملنے پر رو رہا ہوں بجز تین چیزوں کے (۱) لمبے دن کی گرم دوپہر کی پیاس (یعنی ان دنوں کا روزہ وہ رات کہ جسکو آدمی اپنی پیشانی اور قدم کے حرکت دینے میں گذار دے (یعنی رات بھر رکوع وسجود میں مشغول رہے) یا اللہ کے راستہ میں صبح وشام کو جہاد کرنا۔

ف ۔ یعنی صرف تین چیزوں پر غم کر رہا ہوں۔ ایک یہ کہ مرنیکے بعد سخت گرمی کے زمانہ کا روزہ نصیب نہ ہوگا۔ دوسرے راتوں کی نماز تہجد حاصل نہ ہوگی۔ اور تیسرے جہاد نہ کرسکوں گا۔

(۹) عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ کَعْبِ الْقُرَظِیْ قَالَ قَرَأْتُ فِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُوْنَ اِفْرَحُوْا بِیْ تَنَعَّمُوْا بِذِکْرِیْ۔ (قیام)

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا اس میں لکھا ہے کہ اے صدیقین مجھ سے خوش رہو، اور میرے ذکر کے بدلے میں ناز ونعمت حاصل کرو۔

ف ۔ چونکہ تہجد بھی ذکر الٰہی کی ایک نوع ہے اسلئے مذکورہ بالا فضیلت تہجد کیلئے

Marfat.com

بھی ہوگی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو تہجد پڑھتے ہیں اور اس کے فضائل و محاسن کو حاصل کرتے ہیں۔ اللھم وفقنالہ۔

(۱۰) وَخَرَجَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فِي غَزَاةٍ وَأَرْسَلَ غُلَامَهُ يَحْتَشُّ وَرَبَطَ فَرَسَهُ قَامَ يُصَلِّي فَجَاءَ الْغُلَامُ قَالَ يَا رَبِيعُ أَيْنَ الْفَرَسُ قَالَ سُرِقَتْ يَا يَسَارُ قَالَ تُسْرَقُ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ يَا يَسَارُ إِنِّي كُنْتُ أُنَاجِي رَبِّي فَلَمْ يَكُنْ يُشْغِلُنِي عَنْ مُنَاجَاةِ رَبِّي شَيْءٌ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ غَنِيًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنِهِ (قیام)

ربیع بن خیثم غازیوں کے ہمراہ غزوہ میں تشریف لے گئے اور اپنے غلام کو (جس کا نام یسار تھا) گھوڑے کا چارہ لانے کیلئے بھیجا اور اپنا گھوڑا باندھ کر نماز میں مصروف ہو گئے اس کے بعد غلام آیا تو اس نے کہا کہ ربیع گھوڑا کہاں ہے کہنے لگے، اے یسار وہ تو چوری ہو گیا یسار نے کہا کیسے چوری ہو گیا حالانکہ تمہارے سامنے تھا۔ ربیع نے فرمایا، ہاں لیکن میں اپنے رب سے بات چیت کرنے لگا تھا پھر کوئی چیز میرے رب کی مناجات سے مجھ کو غافل نہ کر سکی (اسکے بعد دعا کی) اے اللہ اگر وہ چور غنی ہو تو اسکو ہدایت دیدے اور اگر فقیر ہو تو اسکو غنی کر دے۔

(۱۱) قَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ لَنْ يَبْرَحَ الْمُتَهَجِّدُونَ مِنْ عَرْصَةِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُؤْتَوْا بِنَجَائِبَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ قَدْ نُفِخَ فِيهَا الرُّوحُ فَيُقَالُ لَهُمْ انْطَلِقُوا إِلٰى مَنَازِلِكُمْ

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ تہجد پڑھنے والے میدان حشر سے ہرگز نہ جائینگے۔ یہاں تک کہ عمدہ بہترین موتی لائے جائیں گے ان میں روح ڈالی جائیگی اور تہجد پڑھنے والوں

Marfat.com

مِنَ الْجَنَّةِ رُكْبَانًا فَيَرْكَبُوْنَهَا فَتَطِيْرُ بِهِمْ مُتَعَالِيَةً وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِمْ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَنْتَهِىَ بِهِمْ اِلٰى مَسَاكِنِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔

سے کہا جائیگا کہ جنت میں اپنے اپنے مکانوں کی طرف سوار ہو کر چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ ان پر سوار ہو جائیں گے۔ اور پرندے ان کو اونچا اڑائیں گے لوگ دیکھیں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ (جل شانہ) نے احسان فرمایا ہے۔ پس وہ اسی طرح اُڑتے رہیں گے۔ یہانتک کہ جنت میں اپنے مکانوں تک پہنچ جائینگے۔

(۱۲) عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ بَلَغَنِىْ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَطَالَ قِيَامَ اللَّيْلِ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص رات کا قیام طویل کرتا ہے قیامت کے دن حق تعالیٰ اس سے تخفیف فرماتے ہیں۔

ف یعنی قیامت کی سختیاں اور دشوار ترین منزلوں میں سہولت و تخفیف فرماتے ہیں۔

(۱۳) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ بَلَغَنِىْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ نَادَاهُ مَلَكَانِ طُوْبَاكَ سَلَكْتَ مِنْهَاجَ الْعَابِدِيْنَ قَبْلَكَ۔

حضرت طلحہؒ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ جب تہجد پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو دو فرشتے اسکو پکار کر کہتے ہیں خوشخبری ہے تیرے لئے تو پہلے (زمانہ کے) عابدین کی راہ پر گامزن ہوا ہے۔

(۱۴) قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ لَمَّا بَرَزُوْا

حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں کہ جب دشمن مقابلہ

Marfat.com

الْعَدُوَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَلٰى مَا
اٰسِیْ مِنَ الدُّنْیَا فَوَاللّٰهِ مَا فِیْھَا لِلَّبِیْبِ
جَذْلٌ وَاللّٰهِ لَوْلَا مُحِبَّتِیْ لِمُبَاشَرَةِ السَّهَرِ
بِصَفْحَةِ وَجْهِیْ وَافْتِرَاشِ الْجَبْهَتِهٖ
لَکَ یَا سَیِّدِیْ وَالْمُرَاوَحَةَ بَیْنَ الْاَعْضَآءِ
وَالْکَرَادِیْسِ فِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ رَجَاءَ ثَوَابِکَ
وَحُلُوْلِ رِضْوَانِکَ لَقَدْ کُنْتُ مُتَمَنِّیًا
لِفِرَاقِ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ
سَیْفِهٖ وَتَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَلَمَّا
دُفِنَ اَصَابُوْا مِنْ قَبْرِهٖ رَائِحَةَ الْمِسْکِ
فَرَاٰهُ رَجُلٌ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ یَا اَبَا
فِرَاسٍ مَاذَا صَنَعْتَ قَالَ خَیْرُ الصَّنِیْعِ
قَالَ اِلٰی مَا صِرْتَ قَالَ اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ بِمَ
قَالَ بِحُسْنِ الْیَقِیْنِ وَطُوْلِ التَّهَجُّدِ وَ
ظَمَاءِ الْهَوَاجِرِ قَالَ فَمَا هٰذِهِ الرَّائِحَةُ
الطَّیِّبَةُ الَّتِیْ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِکَ قَالَ
تِلْکَ رَائِحَةُ التِّلَاوَةِ وَالظَّمَاِ قَالَ اَوْ
صِنِیْ قَالَ بِکُلِّ خَیْرٍ اُوْصِیْکَ قَالَ
اَوْصِنِیْ قَالَ اِکْسَبْ لِنَفْسِکَ خَیْرًا

پر آیا تو عبداللہ بن غالب نے فرمایا، میں دنیا
کی کس چیز پر غم کروں، خدا کی قسم دنیا میں
عقلمند کیلئے کوئی بھی خوشی نہیں۔ خدا کی قسم
اے میرے آقا اگر مجھے اپنے چہرے کا بیدار رہنا
اور آپ کیلئے پیشانی کا بچھانا اور رات کی تاریکی
میں آپکی رضا اور ثواب کی امید پر اپنے اعضاء
اور جوڑوں کو آرام دینا محبوب نہ ہوتا، تو میں
دنیا، اور اہل دنیا کے فراق کی آرزو کرتا۔ پھر
آپنے اپنی تلوار کے نیام کو توڑا اور آگے بڑھکر
قتال کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ جب
آپ دفن کیے گئے تو آپکی قبر سے مشک کی خوشبو
محسوس کی گئی۔ ایک شخص نے آپ کو خواب
میں دیکھا تو پوچھا، اے ابو فراس آپ نے
کیا کیا، فرمایا اچھا عمل، دریافت کیا، آپ
کہاں منتقل ہو گئے ہیں فرمایا، جنت کی طرف
پوچھا کس وجہ سے؟ فرمایا حسنِ یقین اور
لمبی تہجد اور دوپہر کی پیاس کی بنا پر، عرض
کیا، آپ کی قبر سے یہ خوشبو کیسی آتی ہے؟
فرمایا، یہ تلاوت اور پیاس کی خوشبو ہے!

Marfat.com

لَا تَخْرُجْ عَنْكَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ عُطْلًا
فَاِنِّيْ رَاَيْتُ الْاَبْرَارَ نَالُوْا الْبِرَّ بِالْبِرِّ

(قیام)

اس نے کہا مجھے وصیت کر دیجئے۔ فرمایا، میں تجھے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اس نے دوبارہ کہا، مجھے وصیت کر دیجئے۔ فرمایا، اپنے لئے بھلائی حاصل کرو، دن و رات بیکار نہ گذریں کیونکہ میں نے نیک لوگوں کو دیکھا کہ وہ نیکی کر کے (آخرت) کی بھلائی حاصل کرتے ہیں۔

(۱۵) قَالَ عَبْثَرُ اَبُوْ زُبَيْدٍ اخْتَفٰى عِنْدِيْ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْحَارِثِيُّ مِنْ يَعْقُوْبَ بْنِ دَاوُدَ فِيْ هٰذِهِ الْعُلِّيَّةِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَمَا رَاَيْتُهُ نَائِمًا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا كَانَ يَجِيْئُنِيْ نِصْفَ النَّهَارِ فِي الْقَائِلَةِ فَاَقُوْلُ لَهُ اَمَا تَقِيْلُ فَيَقُوْلُ اَكْرَهُ اَنْ اُعْطِيَ عَيْنِيْ سُؤْلَهَا فِي النَّوْمِ

(قیام)

ابو زبید فرماتے ہیں کہ میرے پاس محمد بن نضر حارثی چالیس رات تک اس بالاخانہ میں یعقوب بن داؤد سے چھپے رہے ہیں نے آپکو کبھی رات یا دن میں سوتا نہیں دیکھا آپ دوپہر کو نصف نہار کیوقت آتے اور میں کہتا کہ آپ قیلولہ نہیں کرتے، فرماتے ہیں اسکو مکروہ سمجھتا ہوں کہ اپنی آنکھ کی خواہش پوری کروں۔

(۱۶) قَالَ الْخَوَّاصُ دَوَاءُ الْقَلْبِ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ بِالتَّدَبُّرِ وَخَلَاءُ الْبَطْنِ وَقِيَامُ اللَّيْلِ وَالتَّضَرُّعُ عِنْدَ السَّحَرِ وَمُجَالَسَةُ

حضرت خواص فرماتے ہیں کہ (امراض) قلب کی دوا پانچ چیزیں ہیں۔ تدبر کیساتھ قرآن پڑھنا۔ پیٹ خالی رکھنا۔ سحر کیوقت تضرع اختیار کرنا۔ تہجد پڑھنا۔ صلحاء کی صحبت

Marfat.com

الصَّالِحِيْنَ۔ (قشیریہ)

(۱۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلصَّلَاةِ تَنَاثَرَ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ اِلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ وَهَبَطَتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ لِتَسْتَمِعَ لِقِرَاءَتِهٖ وَاسْتَمَعَ لَهٗ عُمَّارُ دَارِهٖ وَسُكَّانُ الْهَوَاءِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَجَلَسَ لِلدُّعَاءِ اَحَاطَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهٖ فَاِنْ هُوَ اضْطَجَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ نُوْدِيَ نَمْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ مَسْرُوْرًا نَمْ خَيْرَ نَائِمٍ عَلٰى خَيْرِ عَمَلٍ۔ (قیام اللیل)

اختیار کرنا۔

محمد بن قیس فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ جب رات کو نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر پر آسمان سے خیر و برکت بکھرتی ہے اور اسکی قرارت سننے کیلئے فرشتے نازل ہوتے ہیں، گھر اور فضار کے رہنے والے اسکی قرارت سنتے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور دعار کیلئے بیٹھتا ہے تو اسکو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اسکی دعار پر آمین کہتے ہیں۔ اسکے بعد اگر وہ آرام کرتا ہے تو پکار کر کہا جاتا ہے "اچھے سونے والے کی طرح بہترین عمل پر بچشم خنک خوشی کیساتھ سوجار"

(۱۸) قِيْلَ لِلْحَسَنِ مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِيْنَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوْهًا قَالَ لِاَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمٰنِ فَاَلْبَسَهُمْ مِنْ نُّوْرِهٖ نُوْرًا۔ (قیام)

حضرت حسنؒ سے عرض کیا گیا کہ متہجدین کے چہرے سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ چونکہ ان لوگوں نے خدا کے ساتھ خلوت اختیار کی اس لئے حق تعالے نے انکو اپنے نور سے کچھ حصہ عطا فرمایا۔

Marfat.com

(۱۹) قَالَ الْفُضَيْلُ اِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلٰی قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَحْرُوْمٌ مُكَبَّلٌ كَبَلَتْكَ خَطِيْئَتُكَ (صفة الصفوة)

حضرت فضیل فرماتے ہیں، جب تو رات کی نماز اور دن کے روزوں پر قادر نہ ہو تو سمجھ لے کہ تو محروم و قیدی ہے۔ تیرے گناہوں نے تجھ کو قید کیا ہے۔

(۲۰) قَالَ الْفُضَيْلُ اِنِّیْ لَاَسْتَقْبِلُ اللَّيْلَ فَيَهُوْلُنِیْ طُوْلُهٗ فَاَفْتَحُ الْقُرْاٰنَ فَاُصْبِحُ وَمَا قَضَيْتُ نَهْمَتِیْ (احیاء)

نیز حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ میں رات کا استقبال کرتا ہوں تو اس کا طول مجھے خوفزدہ بنا دیتا ہے۔ میں قرآن (کی تلاوت) شروع کرتا ہوں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے اور میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کرسکتا۔

تہجّدِ رسولؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حرکت و سکون عبادت اور ہر کلام و خاموشی ذکر و فکر ہے۔ یہاں پر آپؐ کی رات کی عبادت کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس سے یہ اندازہ ہو جائیگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم و مغفور ہونے اور مراتب عالیہ سے اس مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جو کسی ولی یا نبی کو حاصل نہیں۔ نفلی عبادات میں کس قدر اہتمام فرماتے تھے اور ہم لوگ اپنی بداعمالیوں و رسیہ کاریوں کے باوجود کتنا اہتمام کرتے ہیں حالانکہ ہم لوگوں کو آپؐ سے کہیں زیادہ عبادات کا اہتمام و فکر ہونا چاہیئے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَتّٰی تَرِمُ قَدَمَاہُ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ تَفْعَلُ ھٰذَا وَقَدْ جَاءَکَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا (شمائل ترمذی)

علیہ وسلم اتنی کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا کسی نے عرض کیا آپکو اگلے پچھلے سب گناہوں کے معاف ہونیکی بشارت ہو چکی ہے پھر آپ اس درجہ کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

ف ۔ حضرت عائشہ رضؓ سے بھی اس شکریہ کے متعلق ایک مفصل روایت نقل کی گئی ہے حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضؓ سے عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب ترین بات سُنائیں۔ انھوں نے فرمایا کہ آپؐ کی کون سی بات ایسی تھی جو عجیب ترین نہ تھی۔ اس کے بعد فرمانے لگیں ایک رات کا قصہ ہے کہ حضور سونے کے لئے مکان پر تشریف لائے اور میرے پاس لحاف میں لیٹ گئے۔ لیٹنے کے کچھ ہی دیر بعد ارشاد فرمایا کہ مجھے چھوڑ دیں میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر کھڑے ہو گئے وضو کیا اور نماز کی نیت باندھلی اور رونا شروع کر دیا، یہاں تک کہ سینہ مبارک تک آنسو بہنے لگے۔ اسکے بعد آپؐ نے رکوع فرمایا، اس میں بھی روتے رہے، پھر سجدہ کیا اور اس میں بھی یہ گریہ جاری رہا۔ پھر سجدہ سے اٹھے اور اسوقت بھی روتے ہی رہے۔ غرض صبح تک یہی کیفیت رہی۔ حتیٰ کہ حضرت بلال رضؓ صبح کی نماز کے لئے بلانے آگئے میں نے عرض کیا حضور آپ اس قدر کیوں روتے ہیں، اللہ جل شانہٗ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، تو پھر میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسا کیوں نہ کرتا، حالانکہ آج مجھ پر

Marfat.com

یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد آپؐ نے سورۂ آلِ عمران کے اخیر رکوع اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ الخ کی تلاوت فرمائی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی! وائے بندگی تھی جو خدا کو اس قدر پسند تھی کہ اس نے آپ کو کلامِ پاک میں جابجا "عبد" کے پیارے لقب سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضورؐ نے مسواک کی، وضو فرمایا، اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے میں بھی حضورؐ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا۔ حضورؐ نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ پڑھ ڈالی، جہاں رحمت کی آیت آتی ٹھہر جاتے اور دیر تک رحمت کی دُعا مانگتے رہتے۔ اور جہاں عذاب کی آیت آتی وہاں بھی رک جاتے اور دیر تک عذاب سے پناہ مانگتے سورہ کے آخر پر آپؐ نے رکوع فرمایا اور اتنی دیر تک رکوع میں رہے جتنی دیر سورۂ بقرہ کی قرارت میں لگی تھی اور رکوع میں سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْعَظَمَۃِ پڑھتے تھے۔ رکوع کے بعد اتنا ہی طویل سجدہ کیا۔ دوسری رکعت میں سورۂ آلِ عمران پڑھی۔ پھر اسی طرح ہر رکعت میں پوری ایک سورہ پڑھتے۔ اور رکوع و سجدہ میں بھی وہ صورت اختیار فرماتے۔ (قیام اللیل)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شب مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ حضورؐ نے سورہ بقر شروع کی۔ میں نے سمجھا کہ آپؐ سو آیتوں تک پڑھیں گے۔ لیکن آپؐ ان کو پڑھ کر آگے پڑھے تو میں نے خیال کیا کہ شاید آپؐ پوری سورۃ ایک ایک ہی رکعت میں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جب آپؐ نے اس سورۃ کو ختم کیا تو سورۂ آلِ عمران شروع کر دی اور وہ بھی ختم ہو گئی تو سورۂ نساء شروع

Marfat.com

کردی. حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ٹھہر ٹھہر کر نہایت سکون واطمینان سے قرارت فرما رہے تھے اور ہر آیت کے مضمون کے مطابق درمیان میں تسبیح وتہلیل اور دُعا بھی فرماتے جاتے تھے. اس کے بعد حضورؐ نے رکوع فرمایا. رکوع میں بھی قیام کے برابر توقف فرمایا. پھر رکوع سے کھڑے ہوئے اور اتنی ہی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا اور سجدہ میں بھی اسی قدر دیر فرمائی۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی. آپؐ نے اتنی دیر تک قیام فرمایا کہ میرے دل میں بُرا ارادہ پیدا ہونے لگا. اُن سے پوچھا گیا کہ وہ بُرا ارادہ کیا تھا. اُنھوں نے کہا یہ کہ میں بیٹھ جاؤں اور حضورؐ کو تنہا کھڑا چھوڑ دوں۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپؐ اس میں بہت دیر تک سجدہ میں رہے یہاں تک کہ میں نے اسی طویل سجدہ کی وجہ سے گمان کیا کہ آپؐ کا وصال ہو گیا ہے. جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں اُٹھی حضورؐ کے انگوٹھے کو ہلایا تو اس میں حرکت ہوئی اور میں لیٹ گئی. جب آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو فرمایا، کیوں عائشہ تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ کے نبی نے تمہارے ساتھ غدر کیا؟ میں نے عرض کیا. نہیں یا رسول اللہ! میں نے آپ کے طویل سجدہ کی وجہ سے یہ گمان کیا کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے۔

حضرت حذیفہؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا کہ حضور نماز میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ فرمایا اس کے بعد آپؐ نے سورہ بقر پڑھ کر

Marfat.com

رکوع کیا۔ آپؐ کا رکوع تقریباً قیام کے برابر طویل تھا۔ آپؐ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا، یہ قیام بھی تقریباً رکوع کے برابر تھا اس میں لِرَبِّیَ الْحَمْدُ۔ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ پڑھتے تھے۔ پھر آپؐ نے سجدہ کیا۔ آپؐ کا سجدہ بھی تقریباً قیام کے برابر طویل تھا۔ آپؐ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔ آپؐ نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان تقریباً سجدہ کے برابر بیٹھے اور رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ پڑھتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نماز میں) سورہ بقرہ اور آل عمران، نساء اور مائدہ پڑھی، یا مائدہ کی جگہ سورۂ انعام تھی۔ (شمائل) کبھی کبھی ایسا ہوا کہ پوری پوری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے گذار دی۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔	اگر تو (اے اللہ) ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو معاف کردے تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات (لڑکپن میں) اپنی خالہ حضرت میمونہؓ (ام المومنین) کے یہاں سویا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی اہل (میمونہؓ) تکیہ کے طولانی حصہ پر سر رکھے ہوئے تھے اور میں تکیہ کے چوڑان پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اہل سے تھوڑی دیر باتیں فرمانے کے بعد) سو گئے اور تقریباً نصف رات سونے پر اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار کو دور فرمانے لگے۔ پھر سورۂ آل عمران کے اخیر رکوع کو تلاوت فرمایا۔ اسکے بعد پانی کے مشکیزہ کی طرف

Marfat.com

تشریف لے گئے جو لٹکا ہوا تھا اور اس سے (برتن میں پانی لیکر) خوب اچھی طرح وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (یہ دیکھ کر) میں بھی وضو کر کے حضور کی (بائیں جانب) کھڑا ہو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر مجھے (بائیں جانب سے دائیں جانب) پھیر لیا (کیونکہ ایک مقتدی کو دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیئے) پھر آپؐ نے دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت اور پھر دو رکعت یعنی جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے چھ مرتبہ میں دو دو رکعت پڑھی تو کل بارہ رکعت ہو گئیں۔ (شمائل)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب میں نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھتے اتنی ہی دیر سوتے پھر جتنی دیر سوتے اتنی ہی دیر نماز پڑھتے صبح تک یہی حالت رہتی (مشکوٰۃ)

میرا مقصد تمام روایات کا استیعاب نہیں۔ نمونہ کے طور پر چند روایات کا ترجمہ کر دیا گیا ہے جن سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آرام چھوڑ کر باوجود معصوم و مغفور ہونے کے جد و جہد اور کوشش کرنا بخوبی ظاہر ہے۔ کاش کہ ہم لوگوں کے لئے بھی آپؐ کی اس مبارک و مقدس سیرت سے کوئی حصہ ہوتا۔ ہم باوجود اپنے گوناگوں اور مختلف الانواع گناہوں سے کس قدر آرام و راحت میں اپنی راتوں کو گذارتے ہیں۔ نہ خدا کا خوف نہ اس کے سچے رسول کے بیان کئے ہوئے ارشادات کی کوئی اہمیت و عظمت اور نہ آخرت کا کوئی فکر و احساس۔ حضورؐ نے تو پوری پوری رات خدا کی عباد

Marfat.com

وبندگی میں گذاریں، کبھی کسی حالت میں سوائے مرض کے تہجد کی نماز ترک نہ فرمائی۔
اور ہم لوگوں کو پوری عمر میں ایک رات بھی جاگنے کی توفیق نہ ہو۔ کیا مسلمان اور
اُمتی ہونے کا یہی تقاضا ہے؟

اس مقام پر یہ امر بھی ذہن نشین کر لیا جائے کہ صحابہ کرامؓ کی ان روایات سے
اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ کی رات کی نماز کس قدر طویل ہوتی تھی لیکن یہ آپکا ایسا
دوامی معمول نہ تھا کہ جس کے خلاف کبھی نہ ہوتا، اگر ایسا ہوتا تو اُمت کیلئے آپؐ کی
تقلید و پیروی سخت مشکل ہو جاتی اس لئے کبھی کبھی آپؐ ایسا بھی کرتے تھے کہ رات
کو کافی آرام بھی فرماتے اور باقی وقت میں تہجد پڑھتے۔ کبھی صرف آخری تہائی رات
ہی میں تہجد پڑھتے۔ کبھی پہلے سوتے اور آخر میں اٹھ کر تہجد پڑھتے۔ کبھی اس کے
برعکس بھی فرمالیتے۔ کبھی ایسا بھی کر لیتے کہ اٹھے اور دو رکعت پڑھیں پھر کچھ دیر
کے لئے سو گئے۔ پھر اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔ اسی طرح بار بار سوئے اور بار بار
اٹھ کر نماز پڑھی۔ ایسا آپؐ نے اس لئے کیا کہ امت کے ضعفاء و کمزور بھی آپؐ
کی پیروی کر سکیں۔ ورنہ آپؐ کا اصل ذوق اور آپؐ کے دل کی چاہت یقیناً
یہی ہو گی کہ ساری رات نماز میں کھڑے رہیں۔ اسی میں آپؐ کے دل کا چین
تھا اور اسی میں روح کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی ؎

ہمارا شغل ہے راتوں کو، رونا یادِ دلبر میں
ہماری نیند ہے محوِ خیالِ یار ہو جانا

Marfat.com

تہجدِ صحابہؓ

رات کے وقت کی خوبی، بہتری اور تہجد کی اہمیت وفضیلت کی بنا پر حضرات صحابہؓ نماز تہجد بڑے ذوق وشوق اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر کچھ حالات وواقعات ان حضرات کی شب بیداری کے لکھے جاتے ہیں جن سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا کہ ان حضرات کو اس نماز سے کسقدر شغف اور کتنا اہتمام تھا:۔

(۱) حضرت عمرؓ عشاء کی نماز جماعت سے ادا فرماتے اور پھر گھر میں داخل ہوتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے (اقامۃ الحجۃ)

آپ ہی کے متعلق آپ کے صاحبزادے ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رات بھر جاگتے اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتے، اور جب صبح قریب آتی تو اپنے گھر والونکو بیدار فرماتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے:۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے، اور خود بھی اس پر قائم رہیئے۔ ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے۔ روزی ہم دیتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہے۔

آپؓ کا معمول تھا کہ جب شب میں قرآن پڑھتے ہوئے کوئی وعید وغیرہ کی آیۃ آجاتی تو بیہوش ہو کر گر جاتے اور کئی دن تک ان کی یوں عیادت کی جاتی جیسے بیماری کی کی جاتی ہے نیز وہ اپنے زمانہ خلافت میں نہ رات کو سوتے تھے نہ دن کو، بلکہ کبھی بیٹھے بیٹھے اونگھ جاتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اگر رات کو سوتا ہوں تو اپنے کو کھوتا ہوں (کیونکہ قیام لیل ترک ہوتا ہے)

Marfat.com

اور اگر دن کو سوتا ہوں تو رعیت کو کھوتا ہوں۔ اور مجھ سے ان کی نسبت بھی باز پرس ہو گی۔ اس لئے میں نہ دن کو سو سکتا ہوں اور نہ رات کو۔

(۲) حضرت عثمان رضؓ رات کے اوّل حصہ میں کچھ آرام فرماتے اور پھر پوری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ (اما قامۃ الحجۃ وصفۃ الصفوۃ)

(۳) حضرت تمیم بن اوسؓ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم فرماتے اور بسا اوقات پوری پوری رات ایک آیت پڑھ کر گزار دیتے (اقامۃ) ایک مرتبہ آپ کی تہجد کی نماز فوت ہو گئی تو آپ پورے ایک سال تک اس کی سزا میں نہیں سوئے۔ (صفۃ)

(۴) حضرت شداد بن اوسؓ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو نہایت کرب و بے چینی سے کروٹیں بدلنی شروع فرماتے۔ نیند بالکل نہ آتی۔ اس کے بعد آپ فرماتے کہ اللہ! دوزخ کے خوف نے میری نیند کو اڑا دیا اور پھر صبح تک نماز میں مشغول رہتے۔ (اقامۃ وصفۃ الصفوۃ ص ۲۹۶/۲)

(۵) حضرت انسؓ اتنا لمبا قیام فرماتے تھے کہ پیروں میں خون اتر آتا تھا (صفۃ)

(۶) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہمیشہ رات میں بیدار رہتے اور کسی شب میں پوری رات رکوع میں اور کبھی سجدہ قیام میں گذرتی تھی۔ آپ کثرت سے مسجد میں رہتے تھے۔ اس لئے آپ کا لقب "حمام المسجد" پڑ گیا تھا (صفۃ) آپ ایک رات میں پورا قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔ (قیام)

(۷) حضرت علیؓ کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ فجر کی نماز پڑھا کر دائیں جانب رخ کر کے بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرہ سے رنج و غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا طلوع آفتاب تک آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد بڑے تاثر کے ساتھ

Marfat.com

اپنا ہاتھ پلٹ کر فرمایا، خدا کی قسم میں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابۂ کو دیکھا ہے آج اُن کے جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔ اُن کی صبح اس حال میں ہو جاتی، کہ بال بکھرے ہوئے ہوتے۔ چہرے غبار آلود اور زرد ہوتے۔ وہ ساری رات اللہ کے حضور میں سجدہ میں پڑے رہتے۔ کھڑے کھڑے قرآن پاک پڑھتے کھڑے کھڑے تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر، وہ خدا کا ذکر کرتے تو (کیف واثر سے) اس طرح جھومتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتے ہیں اور (خدا کے خوف سے) ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو بہتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے ایک آج کے لوگ ہیں کہ غفلت میں رات گذار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۸) حضرت ابوہریرہ رضؓ نے شب بیداری کے لئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا۔ ایک حصہ میں آپ خود نماز پڑھتے، دوسرے حصہ میں آپ کی بیوی پڑھتیں اور تیسرے حصہ میں آپ کا خادم۔ باری باری سے ایک دوسرے کو جگاتے (صفۃ الصفوۃ)

(۹) حضرت عثمان بن مظعون رضؓ رات بھر نماز پڑھتے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اُن کو بُلوایا وہ آئے تو آپ نے اُن سے فرمایا۔ عثمان! تم کو میری سنت سے اعراض؟ حضرت عثمان بولے خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ایسی بات نہیں ہے۔ میں آپ کی سنت کا طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں سوتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہارے نفس کا بھی۔ اس لئے تم روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ نماز بھی پڑھو۔ اور سویا بھی کرو۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

(۱۰) حضرت کہمس الہلالی رضؓ اپنے وطن ہی میں مشرف باسلام ہوئے اور مدینہ آکر حضورؐ کو اپنے اسلام کی اطلاع دی پھر وطن لوٹ گئے۔ آپ کامل ایک سال تک رات بھر جاگ کر عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے۔ دوسرے سال حضور کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ شدتِ ریاضت کی وجہ سے آپ اتنے نحیف ہوگئے تھے کہ پہچانے نہ جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار سر سے پاؤں تک دیکھتے مگر پہچان نہ سکتے۔ آخر میں کہمسؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ شاید آپ سوچ رہے ہیں کہ میں کون ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں! تم کون ہو؟ عرض کیا، کہمس الہلالی۔ گذشتہ سال حاضر ہوا تھا، اب میں بالکل سوکھ گیا ہوں۔ حضورؐ نے پوچھا، ایسی حالت کیوں ہوگئی؟ عرض کیا، گذشتہ حاضری کے بعد سے برابر رات کو جاگتا رہا اور دن کو روزہ رکھتا رہا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم کو اس قدر تکلیف اُٹھانے کا کس نے حکم دیا تھا؟ مہینہ میں صرف ایک روزہ کافی ہے۔ عرض کی مجھ میں اس سے زیادہ کی روزہ رکھنے کی طاقت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، خیر تین سہی۔ (ابن سعد)

(۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب لوگ سوجاتے تو رات کے اوراد و وظائف کے لئے کھڑے ہوتے اور صبح تک ان کی آواز شہد کی مکھی کی آواز کی طرح سنی جاتی تھی۔ یعنی بہت پست آواز سے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو (قیام اللیل حیار)

(۱۲) حضرت عثمانؓ نے وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم فرمایا۔ (قیام)

(۱۳) حضرت ابوذرؓ کا معمول تھا کہ ہر شب میں تہائی قرآن پاک تلاوت فرماتے (قیام)

(۱۴) عمرو بن عتبہؓ ایک مرتبہ عشار کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مکان

Marfat.com

پر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ پڑھتے پڑھتے جب وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ پر پہنچے تو رونے لگے اور زمین پر گر گئے۔ پھر کچھ توقف کے بعد ہوش میں آئے تو پھر یہی آیت تلاوت کی اور پھر صبح تک یہی حالت رہی رکوع اور سجدہ بھی نہ کر سکے۔ (قیام اللیل)

(۱۵) حضرت محمد مشہور صحابی حضرت طلحہ رضؓ کے بیٹے تھے، آپ اتنی عبادت و ریاضت کرتے تھے کہ آپ کا لقب ہی "سجاد" (زیادہ سجدہ کرنے والا) پڑ گیا تھا۔ یہی پہلے شخص ہیں جو سجاد کے لقب سے پکارے گئے ہیں (صفۃ الصفوۃ)

تہجّدِ مشائخ

(۱) حضرت سعید بن المسیبؒ ایک جلیل القدر محدث و تابعی ہیں۔ مورخین نے آپ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ نے پچاس سال تک عشاء کی وضوء سے فجر کی نماز پڑھی (اقامہ وصفۃ الصفوۃ)

(۲) علی بن الحسینؒ کے متعلق لکھا ہے تہجد کی نماز سفر یا حضر کسی موقعہ میں بھی ترک نہ فرماتے تھے (صفۃ ص۵۳/۲) علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ دن اور رات میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے۔ موت تک آپ کا یہی معمول رہا۔ کثرت عبادت کی بناء پر آپ کو زین العابدین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (اقامۃ ص۱۱)

(۳) عامر بن عبداللہ بن الزبیرؓ مسجد نبوی میں عشاء کی نماز پڑھ کر مکان تشریف لیجانے کا ارادہ فرماتے تو کسی دعاء کا خیال پیش آجاتا تو فوراً راستے ہی میں ہاتھ اٹھا کر دعاء شروع فرما دیتے اور صبح کی اذان تک دعاء فرماتے رہتے، پھر مسجد میں تشریف

Marfat.com

ے آتے۔ اور عشاء کی وضوسے فجر کی نماز ادا فرماتے۔ (صفۃ ص۴۴/۲)

(۴) ابوبکر بن محمد کی بیوی فرماتی ہیں کہ چالیس سال سے ابوبکر نے رات میں اپنے بستر پر آرام نہیں فرمایا۔ (صفۃ ص۷۵/۲)

(۵) محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو چالیس سال تک مشقت میں ڈالا یہاں تک کہ وہ سیدھا ہو گیا۔ (صفۃ الصفوۃ ص۸۰/۲)

(۶) عمر بن المنکدر تمام رات جاگتے اور پوری رات روتے ہوئے گذارتے اُنکی ریاضت و مشقت کو دیکھ کر ان کی ماں نے کہا کہ میں تم کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں فرمایا اے ماں! خدا کی قسم رات آتی ہے تو مجھے خوف دہراس میں ڈالدیتی ہے اور ابھی تک اپنی حاجت پوری کرنے نہیں پاتا کہ ختم ہو جاتی ہے۔ (صفۃ ص۸۲/۲)

مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کو خدا کا خوف اس قدر تھا کہ پوری پوری رات رونے میں گذار دیتے اور پھر بھی یہ فرماتے کہ حاجت پوری نہیں ہوتی۔

(۷) حضرت سعد بن ابراہیم ہر دن و رات میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے (صفۃ)

(۸) ابن زید فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعہ نے ایک طویل زمانہ خدا کی عبادت میں گذارا آپ دن رات نماز پڑھتے تھے۔ (صفۃ ص۸۵/۲)

(۹) سلیمان بن سلیم فرماتے ہیں کہ صفوان بن سلیم رات میں نیند کے خوف سے گرمی میں مکان کے اندر نماز پڑھتے (تاکہ گرمی کی وجہ سے نیند نہ آئے اور موسم سرما میں چھت پر نماز پڑھتے (تاکہ سردی کی وجہ سے نیند نہ آئے) صفۃ ص۸۶/۲) آپ کے متعلق لکھا ہے کہ چالیس سال تک بستر پر کمر سیدھی نہیں فرمائی۔

(۱۰) محمد بن عبدالرحمن پوری رات جاگتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک

Marfat.com

دن افطار فرماتے۔ (صفۃ)

(۱۱) مصعب بن ثابت اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے یحییٰ بن مسکین فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو رکوع وسجدہ کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ دن اور رات میں ایک ہزار رکعت ادا فرماتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ (صفۃ ص ۹۹/۲)

(۱۲) موسیٰ بن جعفر رات میں بہت زیادہ نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا لقب عبادت کی کثرت کی وجہ سے "عبدِ صالح" پڑ گیا تھا۔ (صفۃ ص ۱۰۳/۲)

(۱۳) فاطمہ بنت محمد المنکدر دن میں روزہ رکھتی تھیں، اور جب رات ہوتی تو غمگین ومحزون آواز سے فرماتی تھیں "رات پرسکون ہے۔ تاریکی چھائی ہوئی ہے، ہر عاشق اپنے محبوب کے پاس پہنچ چکا ہے اور مجھے (اس وقت) آپکے ساتھ تنہائی پسند ہے اگر مجھے دوزخ سے رہائی مل جائے۔

(۱۴) عروۃ بن الزبیر ہر دن ربع قرآن پڑھتے اور پوری رات نماز پڑھتے ہوئے گذارتے۔ (اقامۃ)

(۱۵) حضرت زمعۃ طویل رات تک نماز پڑھتے اور جب سحر ہوتی تو بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے ؎

یَا اَیُّهَا الرَّکْبُ الْمُعَرِّسُوْنَا۔ اَ کُلَّ هٰذَا اللَّیْلِ تَرْقُدُوْنَا۔ اَلَا تَقُوْمُوْنَ فَتَرْحَلُوْنَا

(صفۃ الصفوۃ ص ۱۳۰/۲)

ترجمہ:۔ آرام کی خاطر ٹھہرنے والے سوارو! کیا تم پوری رات سوتے رہو گے؟ اٹھو کوچ کرو۔

Marfat.com

(۱۶) حضرت فضیل بن عیاض کے لئے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی جاتی۔ آپ رات کے اوّل حصّہ میں نماز پڑھتے۔ پھر جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس بوریئے پر کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ پھر غلبہ ہوتا تو لیٹ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور صبح تک یہی عمل فرماتے (صفۃ ص ۱۳۵/۲)

(۱۷) حضرت امام شافعیؒ جو مشہور امام و فقیہ ہیں رات کے تین حصّے فرماتے۔ پہلے حصہ میں کتابت فرماتے، اور دوسرے حصّہ میں نماز پڑھتے، اور تیسرے میں آرام فرماتے۔ (صفۃ الصفوۃ ص ۱۴۴/۲)

(۱۸) حضرت اویس قرنیؒ جب شام ہوتی تو فرماتے کہ رات رکوع کی ہے اور پھر صبح تک رکوع ہی میں رہتے۔ اور بعض مرتبہ فرماتے، کہ سجدہ کی رات ہے پھر صبح تک سجدہ فرماتے رہتے۔ (اقامہ)

(۱۹) حضرت مسروقؒ کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ اتنی کثرت سے نماز پڑھتے تھے کہ پیروں پر ورم آجاتا۔ حضرت مسروقؒ کی بیوی فرماتی ہیں کہ آپ کی پنڈلیاں طویل نماز پڑھنے کی وجہ سے پھولی رہتی تھیں۔ آپ نے حج فرمایا، اور بجز حالت سجدہ کے بالکل نہیں سوئے، یہاں تک کہ واپسی ہوئی۔ (اقامہ)

(۲۰) حضرت اسود بن یزید نخعی دن و رات میں سات سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔ (اقامہ)

(۲۱) موسیٰ بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن واسع کی صحبت میں مکہ سے بصرہ تک رہا، تو میں نے دیکھا کہ پوری رات نماز پڑھتے تھے۔ محمل میں تو اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ بسا اوقات کسی جگہ ٹھہرتے تو آپ نماز میں مشغول ہوجاتے

Marfat.com

پھر صبح کے وقت سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بیدار فرماتے (اقامۃ)

(۲۲) سلیمان تیمیؒ چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امام رہے آپ کا معمول تھا کہ عشار کی اور صبح کی نماز ایک وضو سے ادا فرماتے۔ (اقامۃ)

(۲۳) ابراہیم بن محمد بن الحسن فرماتے ہیں کہ حضرت منصور ہر دن اور رات میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔

(۲۴) امام ابو حنیفہؒ نے تیس یا چالیس یا پچاس یا پینتالیس سال تک صبح کی نماز عشار کی وضو سے ادا فرمائی ہے۔ بعض علمار نے لکھا ہے کہ پورا قرآن دو رکعت میں پڑھتے تھے۔ آپ صرف ظہر بعد تھوڑی دیر بیٹھے بیٹھے سوتے تھے۔ ایک شب آپ نے پوری رات فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ پڑھتے پڑھتے گذاردی۔ ایک رات وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ کے تکرار میں گذاردی۔

(۲۵) طاؤس بن کیسان جب بستر پر آرام فرمانے کے لئے لیٹتے تو جس طرح دانہ بھنتے ہوئے الٹ پلٹ ہوتا ہے اسی طرح آپ بھی مضطرب ہوتے اور پھر کھڑے ہو کر بستر لپیٹتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ اس کے بعد فرماتے کہ جہنم کی یاد نے عابدوں کی نیند اڑادی۔ (احیار)

(۲۶) حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ہم رات کی نماز کی مشقت اور انفاق مال سے زیادہ سخت عمل نہیں جانتے۔ (احیار)

(۲۷) عبد العزیز بن عثمان رات کو لیٹنے کے وقت بستر پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ اے بستر تو بہت نرم ہے مگر خدا کی قسم جنت تجھ سے زیادہ نرم ہے۔ اس کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز ہی میں مصروف رہتے۔

Marfat.com

(۲۸) ایک بزرگ سفر سے تشریف لائے تو ان کے آرام کے لئے بستر بچھایا گیا وہ بزرگ اس پر سو گئے۔ روزانہ رات کا جو معمول وورد تھا وہ چھوٹ گیا۔ تو آپ نے قسم کھائی کہ کبھی بستر پر نہ لیٹوں گا۔ (احیاء)

(۲۹) صلۃ بن اشیمؒ پوری رات نماز ادا فرماتے اور جب صبح ہوتی یہ دعا فرماتے

اِلٰهِیْ لَیْسَ مِثْلِیْ یَطْلُبُ الْجَنَّةَ وَلٰکِنْ اَجِرْنِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ جنت کی درخواست کروں ہاں آپ ازراہِ مہربانی مجھے دوزخ سے پناہ دیجئے۔

(۳۰) ابوالجویریہؒ فرماتے ہیں کہ میں امام ابو حنیفہؒ کی صحبت میں چھ ماہ تک رہا میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی رات کو آرام فرمانے کے لئے انھوں نے زمین پر اپنا پہلو رکھا ہو۔

(۳۱) امام صاحب ہی کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ آپ اولاً آدھی رات جاگتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا تو آپ نے سنا کہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ شخص تمام رات جاگتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے تمام شب جاگنا شروع فرما دیا۔

(۳۲) ربیع بن سلیمان راویؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات امام شافعی کے مکان پر گذاری تو دیکھا کہ آپ رات میں بہت تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے۔ (اقامۃ)

(۳۳) ابراہیم بن ادہمؒ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کاٹتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے، نہ دن میں آرام فرماتے نہ رات کو۔ (اقامہ)

(۳۴) حضرت شعبہؒ اتنی کثرت سے نوافل پڑھتے کہ پیروں پر ورم آجاتا (اقامۃ)

Marfat.com

(۳۵) فتح موصلیؒ کے ایک مرتبہ درد سر ہوا تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ اے اللہ آپ نے انبیاء کے امتحان کی طرح میرا بھی امتحان کیا میں اس کا شکر ادا کروں گا۔ میں رات کو چار سو رکعت پڑھوں گا (اقامہ)

(۳۶) حضرت امام احمد بن حنبلؒ دن و رات میں تین سو رکعت پڑھتے تھے پھر جب ایک خاص مسئلہ میں کوڑے مارے گئے تو کمزور ہو گئے تو دن و رات میں ڈیڑھ سو رکعت پڑھتے تھے۔ اور اس وقت اسّی سال کے قریب عمر تھی۔ (اقامہ)

(۳۷) احمد بن محمد، سہل بن عطار ہر دن و رات میں تین قرآن ختم فرماتے تھے (اقامہ)

(۳۸) وکیع بن جراح ہر رات میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے عبادان شہر میں قیام فرمایا تو چالیس ختم فرمائے اور چالیس ہزار درہم صدقہ فرمائے۔ (اقامہ)

(۳۹) ابراہیم بن ادہمؒ نے ایک رات بیت المقدس میں صخرہ سے آواز سنی کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے "تہجد پڑھنے میں سستی نہ کر، تہجد کی نماز دوزخ کی لپیٹ کو بجھاتی ہے، پلصراط پر ثابت قدم رکھتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے کبھی بھی موت تک قیام لیل کو ترک نہیں فرمایا۔ (احیاء)

(۴۰) مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد بن زید کو ایک مہینہ تک رات میں کبھی سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور گھر والوں سے فرماتے تھے اِنْتَبِهُوْا فَمَا هٰذِهٖ دَارُ نَوْمٍ۔ یعنی بیدار ہو جاؤ یہ سونے کا گھر نہیں ہے۔

(۴۱) صہیب عابدؒ ایک عورت کے غلام تھے، رات کو قیام فرماتے اور عبادت و بندگی میں گذارتے۔ اُن کی سیدہ نے ایک دن کہا، تیرے رات کے

Marfat.com

جاگنے سے دن کی خدمت میں نقصان ہوتا ہے۔ صہیب نے جواب دیا، میں کیا کروں جب مجھے دوزخ یاد آجاتی ہے تو میری نیند اُڑ جاتی ہے۔

(۴۲) رابعہ بصریہؒ رات کو وضو فرماتیں تو اپنے خاوند سے کہتیں "کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے" اگر خاوند کہتے کہ کوئی ضرورت نہیں! تو صبح تک قیام فرماتیں اور اول شب یہ دعا کرتیں اے اللہ لوگ سو گئے اور ستارے چھپ گئے، اور شاہان دنیا نے اپنے دروازے بند کر لئے مگر ایک آپ کا دروازہ بند نہیں ہوا، آپ مجھے معاف کر دیجئے۔ پھر اپنے دونوں قدموں کو نماز کے لئے برابر کرتیں اور کہتیں، آپکی عزت و جلال کی قسم جبتک میں زندہ ہوں ہر شب صبح تک آپ کے سامنے یوں ہی کھڑی رہوں گی۔

(۴۳) ثابت بنانیؒ تمام رات نماز پڑھتے تھے اور گھر والوں سے کہتے تھے اٹھو اور نماز پڑھو۔ نماز کے لئے جاگنا قیامت کے ہولناک مناظر سے زیادہ سہل ہے۔

(۴۴) حسن بن صالحؒ کی ایک باندی تھی جس کو انھوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔ رات کے درمیان وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی، اے گھر والو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ گھر والوں نے کہا کیا صبح ہو گئی؟ اس نے کہا کہ کیا تم لوگ فرائض کے سوا اور نماز نہیں پڑھتے۔ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم سوا فرض کے (نوافل تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے یہ جا۔ یہ حسن بن صالح کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اُن کے آرام کو دیکھ کر

Marfat.com

میری ہمت پست نہ ہو جائے۔ اس لئے آپ مجھے واپس لے لیجئے۔ چنانچہ حسنؓ نے ان لوگوں سے جاریہ کو واپس لے لیا۔

(۴۵) مالک بن دینارؒ نے ایک مرتبہ پوری شب آیۃ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھتے ہوئے گذاری۔ (اتحاف)

(۴۶) تمیم داریؒ نے بھی ایک شب آیۃ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ کا تکرار کر کے گذاری۔ (اتحاف)

(۴۷) مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنے اوراد و وظائف کے بغیر سو گیا۔ تو اچانک خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت ہی خوبصورت جاریہ موجود ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ لکھا ہوا ہے اُس نے مجھ سے کہا کہ کیا تم اس رقعہ کو اچھی طرح پڑھ سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں پڑھ سکتا ہوں۔ تو اس نے مجھے وہ رقعہ دیا تو اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:۔

اَاَلْھَتْکَ اللَّذَائِذُ وَالْاَمَانِیْ عَنِ الْبِیْضِ الْاَوَانِسِ فِی الْجِنَانِ

تَعِیْشُ مُخَلَّدًا لَامَوْتَ فِیْھَا وَتَلْھُوْ فِی الْجِنَانِ مَعَ الْحِسَانِ

تَنَبَّہْ مِنْ مَنَامِکَ اِنَّ خَیْرًا مِنَ النَّوْمِ التَّھَجُّدِ بِالْقُرْاٰنِ

ترجمہ:۔ کیا لذتوں اور آرزوؤں نے تجھے جنت کی سفید اور پاکیزہ طبع حوروں سے غافل کر دیا ہے؟ جنت کی زندگی ابدی ہوگی، وہاں موت نہ آئے گی اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ سامان تفریح بھی مہیا ہوگا، اس لئے نیند سے بیدار رہو۔ تہجد کے اندر تلاوت قرآن کرنا سونے سے بہتر ہے۔

Marfat.com

(۴۸) ازہر بن مغیث نے (جو شب بیدار تھے) فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت دیکھی جو دنیا کی عورتوں سے کچھ بھی مشابہت نہ رکھتی تھی میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا، حور ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے شادی کرلے اس نے کہا، میرے آقا سے میری شادی کا پیغام دے اور مہر مقرر کرلے، میں نے پوچھا تیرا مہر کیا ہے؟ کہا کہ لمبی تہجد!

(۴۹) حضرت وہب بن منبہ یمانیؒ نے تیس سال تک زمین پر اپنے پہلو کو نہیں رکھا۔ یعنی تمام رات جاگ کر عبادتِ الٰہی میں گذارتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے گھر میں شیطان کو دیکھنا بہ نسبت تکیہ کے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کا کھجور کی چھال سے تیار کردہ بستر تھا، جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس پر کچھ جھپکیاں لیتے اور پھر کھڑے ہوجاتے۔

(۵۰) رقبہ بن مصقلہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ رب العزت کی خواب میں زیارت کی تو میں نے سنا کہ حق تعالیٰ فرمارہے تھے کہ میری عزت اور جلال کی قسم میں ضرور بالضرور سلیمان تیمی کے ٹھکانے کو اچھا کروں گا، کیونکہ انھوں نے میرے لئے چالیس سال تک عشاء کی وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔

(۵۱) عتبۃ العلام رات کے وقت وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے فرماتے تھے، اے اللہ میں نے اپنے نفس پر معاصی و قبائح کا ناقابلِ برداشت بوجھ لاد دیا ہے حتیٰ کہ میں زمین میں دھنسائے جانے اور مسخ کردئے جانے کے قابل ہوگیا ہوں اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے ہر اس شخص کے پیچھے کھڑا ہوں جو روئے زمین پر کہیں بھی آپ سے عرض معروض کررہا ہو، صرف اس توقع پر کہ آپ ان میں سے ضرور کسی کی مغفرت فرمائیں گے اور اس

Marfat.com

طرح اس کا کچھ حصہ مجھے بھی نصیب ہو جائے گا۔

(۵۲) علاء بن زیاد نمازیں تمام شب کھڑے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کی بیوی نے کہا کہ کچھ دیر آرام بھی کر لیا کرو، اس پر انھوں نے اس کا کہنا مان لیا تو ان کے خواب میں ایک شخص آیا اور اُن کے موئے پیشانی پکڑ کر کہا کہ اٹھو، نماز پڑھو، اور اپنے پروردگار کی عبادت کا حصہ ضائع نہ کرو۔ سو وہ اٹھے اور اٹھکر اُن بالوں کو کھڑا ہوا پایا اور وہ اُن کے انتقال تک کھڑے ہی رہے۔

(۵۳) مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب مالک بن دینار کو بچشم خود دیکھا کہ وہ عشاء کے وقت سے ڈاڑھی پکڑ کر خدا کے سامنے کھڑے ہوتے اور روتے اور کہتے کہ اے اللہ مالک کے بڑھاپے پر رحم فرما۔ اور اسی طرح صبح کر دیتے نیز انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبدالواحد بن زید کو ایک مہینہ تک دیکھا کہ وہ رات کو بالکل نہ سوتے تھے اور رات کو تھوڑی تھوڑی دیر میں فرماتے، کہ اے گھر والو جاگ جاؤ، کیونکہ دُنیا سونے کا گھر نہیں، یاد رکھو کہ عنقریب تمہیں کیڑے کھا جائیں گے۔

(۵۴) بشر حافی تمام رات نماز پڑھتے تھے۔ لوگوں نے ایک مرتبہ اُن سے کہا کہ رات کو تھوڑی دیر تو آرام فرما لیا کریں۔ انھوں نے فرمایا کہ صاحبو! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر قیام لیل فرماتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک ورم کر جاتے تھے، اور ان میں سے خون ٹپکنے لگتا تھا، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جا چکے تھے، تو میں پھر کیسے سو سکتا ہوں، جبکہ مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرا ایک گناہ بھی معاف ہوا ہے یا نہیں؟

Marfat.com

نمونہ کے طور پر یہ چند قصّے لکھ دیئے گئے ہیں ورنہ حضراتِ مشائخ کے بے شمار واقعات وقصّے ایسے ہیں جن میں ان حضرات کا راتوں کو خدا کی یاد میں رونا اور اسکی عبادت وبندگی میں مشغول رہنا، بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں کرنا مذکور ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات آخرت کی ابدی زندگی کی طرف ہمہ تن متوجہ تھے، اور ہمیشہ رضائے الٰہی ان کے پیشِ نظر رہتی تھی۔ حالانکہ ان حضرات کا زمانہ خیر وصلاح کا زمانہ تھا۔ ہر شخص کی حالت باطنی اعتبار سے درست تھی۔ تدین و تقویٰ عام تھا۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کی چنداں حاجت نہ تھی۔ مگر اس کے باوجود بھی ان حضرات نے اصلاح باطن کے لئے جو کوششیں کیں اور رضائے الٰہی کی خاطر جو مشقتیں برداشت کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔

ایک ہم ہیں کہ ہر اعتبار سے ہماری حالت خراب، شر و فساد شائع، امراض باطنیہ بدرجہ اتم موجود، خیر وصلاح مفقود، تدین وتقویٰ معدوم، مجاہدوں اور ریاضتوں کی سخت ضرورت، مگر اس کے باوجود اصلاح باطن کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں۔ چہ جائیکہ مجاہدے کئے جاتے ریاضتیں ہوتیں۔ نفس فرائض وواجبات ہی سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ گناہوں کی کثرت، ظلم وجور کی فراوانی، حقوق کا ضیاع ایک عام وبا ہے۔ ہمیں بزرگانِ دین کے ان قصوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور زائد سے زائد عمل کی کوشش۔

حق تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

Marfat.com

شب بیداری کے مراتب

امام غزالیؒ نے شب بیداری کے بلحاظ مقدار کے سات مرتبے بیان فرمائے ہیں :- پہلا مرتبہ پوری رات جاگنا ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کا طریقہ ہے جنھوں نے حق تعالیٰ کی عبادت ہی کو اپنا شعار و مقصود بنایا۔ خدا کی عبادت اور بندگی کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہیں۔ رات میں جب سب سو جاتے ہیں تو یہ لوگ خدا کی مناجات، ذکر، و تلاوت سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ اور دن میں جبکہ لوگ کسب واکتساب میں مشغول ہوتے ہیں تو یہ لوگ آرام کرتے ہیں۔ متقدمین کی ایک بہت بڑی جماعت کے متعلق شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ وہ چالیس سال تک عشار کی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے ابو طالب مکیؒ نے چالیس حضرات کے نام شمار کئے ہیں جن میں سے بعض حضرات کے اسمار گرامی یہ ہیں :-

۱۔ امام ابو محمد سعید بن المسیبؒ
۲۔ صفوان بن سلیمؒ
۳۔ فضیل بن عیاض مکیؒ
۴۔ وہیب بن الوردؒ
۵۔ طاؤسؒ
۶۔ وہب بن منبہؒ
۷۔ ربیع بن خثیمؒ
۸۔ حکم بن عتیبہؒ
۹۔ ابو سلمان دارانیؒ
۱۰۔ علی بن بکارؒ
۱۱۔ ابو عبداللہ الخواصؒ
۱۲۔ ابو عاصم عبید اللہ یا عبد اللہؒ
۱۳۔ حبیب ابو محمدؒ
۱۴۔ ابو جابر السلمانی فارسیؒ
۱۵۔ مالک بن دینارؒ
۱۶۔ سلیمان تیمیؒ

Marfat.com

۱۷۔ یزید رقاشی رح
۱۸۔ حبیب بن ابی ثابت رح
۱۹۔ یحییٰ البکار بصری رح
۲۰۔ کہمس بن المنہال رح
۲۱۔ ابو حازم سلمۃ بن دینار رح
۲۲۔ حضرت امام ابو حنیفہ رح

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ آدھی رات عبادت میں صرف کرے۔ اور نصف رات آرام وراحت میں گذارے۔ سلف صالحین کی ایک بڑی جماعت کا یہی طریقہ تھا، اوراس کی بہتر صورت یہ ہے کہ رات کے ثلث اول اور سدس اخیر میں آرام کرے اور درمیان میں عبادت وذکر، تسبیح وتہلیل میں گذارے تاکہ یہ عبادت وسط لیل میں واقع ہو۔ اس کی حدیث پاک میں فضیلت وارد ہے۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ تہائی رات قیام کرے اور بقیہ میں آرام کرے۔ اسکی بہتر شکل یہ ہے کہ رات کے نصف اوّل اور اخیر کے چھٹے حصہ میں آرام کرے اور درمیان کا وقت عبادت میں گذارے۔

چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ رات کے پانچویں یا چھٹے حصہ میں بیدار رہے اور باقی حصہ میں آرام وراحت کرے۔ اس میں افضل یہ ہے کہ رات کے نصف اخیر اور چھٹے حصہ سے قبل متعین کرکے عبادت وغیرہ میں مشغول ہو۔

پانچواں مرتبہ یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص مقدار متعین نہ کی جائے کیونکہ مخصوص وقت کا صحیح طور پر سوائے انبیاء اور ان لوگوں کے جو منازل قمر اور نجوم سے واقف ہیں علم نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جن راتوں میں بادل ہوگا ان میں اور زیادہ دشواری ہوگی۔ لہٰذا اوّل رات نماز پڑھی جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو جائے، تو سو جائے۔ پھر جب آنکھ کھلے تو نماز وغیرہ میں مشغول ہو جائے۔

Marfat.com

جب دوبارہ نیند کا غلبہ ہو تو سو جائے۔ یہی طریقہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اولوالعزم صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا تھا۔

چھٹا مرتبہ جو بہت ہی ادنیٰ ہے یہ ہے کہ صرف چار رکعت یا دو رکعت کی بقدر قیام کرے۔ یا کسی مرض یا سخت سردی وغیرہ کی وجہ سے طہارت ممکن نہیں اور نماز نہیں پڑھ سکتا تو پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے۔ اور کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ اس پر بھی حق تعالیٰ قیام لیل کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

ساتواں مرتبہ جو چھٹے مرتبہ سے بھی کم ہے یہ ہے کہ اگر درمیانِ شب میں اُٹھنا ممکن نہ ہو تو پھر مغرب وعشاء کے درمیان کچھ نفلیں پڑھے پھر صبح کیوقت بیدار ہو جائے اور یہ وقت کم از کم نیند کی حالت میں نہ گذارے۔ (احیاء)

الغرض رات کے جاگنے کے بارے میں علماء ومشائخ اور حضرات صحابہؓ کے یہ مختلف معمولات تھے۔ مگر متعدد روایات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادات کے اندر اعتدال ومیانہ روی کو پسند فرمایا ہے۔ محدثین نے اقتصاد فی العمل کے عنوان کے تحت مختلف روایات ذکر کی ہیں۔ اس لئے قیام لیل میں بھی اعتدال اور میانہ روی کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ایک حدیث میں ہے، اسقدر عمل اختیار کرو جس کے کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو۔ کیونکہ جب تک تم ملول نہ ہوگے حق تعالیٰ بھی ملول نہیں ہوتے یعنی جس قدر عمل کی طاقت ہو اختیار کرو۔ قوت وطاقت سے زیادہ عمل اختیار نہ کرو۔ کیونکہ پھر اس پر مداومت اور ہمیشگی نہ ہو سکے گی۔ جب تک تم ملول ہو کر خدا کی عبادت ترک نہ کروگے تو حق تعالیٰ شانہ، بھی تم کو اجر وثواب سے محروم نہ کرے گا۔

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب تک نشاط طبع باقی رہے نماز پڑھتے رہو۔ اور جب فتور اور سستی پیدا ہو جائے تو نماز ترک کر دو۔ غرض اعمال میں میانہ روی، اور اعتدال سے کام لینا چاہیئے تاکہ پابندی کے ساتھ اس کو نباہا جا سکے۔ یہ نہ ہو کہ کچھ روز کرنے کے بعد ترک کر دے اور پھر ثواب سے محروم ہو جائے۔

شب بیداری کے اسباب

حضرت امام غزالی رحؒ نے شب بیداری کو سہل بنانے والے اسباب دو قسم پر منقسم فرمائے ہیں۔ اوّل اسباب ظاہری اور وہ چار ہیں:-

(۱) کم کھانا، کیونکہ زیادہ کھانا زیادہ پانی پینے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور زیادہ پانی پینے سے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور پھر آدمی کے لئے رات کا قیام دشوار ہو جاتا ہے۔ بعض مشائخ کا معمول تھا کہ وہ اپنے مریدوں کو دسترخوان پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرماتے تھے۔

يَا مَعَاشِرَ الْمُرِيْدِيْنَ لَا تَاكُلُوْا كَثِيْرًا فَتَشْرَبُوْا كَثِيْرًا فَتَرْقُدُوْا كَثِيْرًا فَتَحْسَرُوْا عِنْدَ الْمَوْتِ كَثِيْرًا۔

اے مریدین کے گروہ زیادہ نہ کھاؤ کہ یہ زیادہ پانی پینے کا سبب ہوگا۔ اسکی وجہ سے نیند زیادہ آئے گی (عبادت نہ ہو سکے گی) اور پھر موت کے وقت زیادہ افسوس ہوگا۔

Marfat.com

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ یہ ایک اصل کبیر ہے جس سے قیام لیل میں مدد ملتی ہے امام زین العابدین رح فرماتے تھے کہ ایک روز اتفاقاً یحییٰ علیہ السلام کی آنکھ لگ گئی اور رات کا معمول ترک ہوگیا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی تھی۔ اس پر حق تعالیٰ نے ان سے بذریعہ وحی فرمایا، اے یحییٰ! اگر تم جنت الفردوس کو ایک مرتبہ بھی جھانک کر دیکھ لیتے تو اس کے عشق میں تمہارا جسم گھل جاتا، اور آنسو بہا لینے کے بعد تمہاری آنکھوں سے خون بہتا اور ٹاٹ چھوڑ کر لوہا پہنتے (یعنی اس کے حاصل کر لینے کے لئے تم ہر قسم کی سختیاں جھیلتے، مگر چونکہ تم نے دیکھا نہیں اس لئے غافل ہو کر سو گئے)

(۲) دن میں مشاغل اور تعب و دشواری کے امور میں تخفیف کرے کیونکہ جب تکان زیادہ ہوتا ہے تو نیند کا غلبہ ہوجاتا ہے۔

(۳) دن میں قیلولہ ترک نہ کرے کیونکہ یہ بھی قیام لیل میں مدد کرتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دن کو قیلولہ کرکے قیام لیل پر مدد حاصل کرو حضرت مجاہد رح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی کو معلوم ہوا کہ ان کا ایک عامل دن میں قیلولہ نہیں کرتا۔ تو آپ نے اس کو اس مضمون کا خط لکھا، اما بعد فَقُلْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَقِیْلُ۔ یعنی قیلولہ کیا کرو، کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔

(۴) معاصی اور گناہوں سے اجتناب کرے۔ یہ بھی رات کے جاگنے میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ جب آدمی گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے تو دل میں قساوت اور سختی پیدا ہوجاتی ہے اور قساوتِ قلبی رحمتِ الٰہیہ سے بُعد پیدا کرتی ہے۔ ایک شخص نے حسن بصری رح سے دریافت کیا کہ میں رات کو عافیت

Marfat.com

وصحت کے ساتھ گذارتا ہوں اور رات کے بیدار ہونے کو محبوب ولپسندیدہ بھی سمجھتا ہوں اور رات میں بیدار ہونے کے لیئے تیاری بھی کرتا ہوں۔ مگر کاسل اور سُستی غالب آجاتی ہے اور رات میں بیدار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ، تیرے گناہوں نے تجھے قیامِ لیل سے روک دیا ہے۔

امام سفیان ثوری رح فرماتے ہیں کہ ایک گناہ کی وجہ سے پانچ ماہ تک قیامِ لیل سے محروم کیا گیا، لوگوں نے دریافت کیا کہ، وہ گناہ کیا تھا، فرمایا کہ میں نے ایک رونے والے شخص کو دیکھا تو اپنے جی میں یہ کہا کہ یہ ریاکار ہے۔

ابو سلیمان رح دارانی فرماتے ہیں کہ کسی شخص کی نماز باجماعت سوائے معاصی اور گناہ کے (اور کسی سبب سے) فوت نہیں ہوتی۔

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ تمام گناہ دل میں قساوۃ پیدا کرتے ہیں اور قیامِ لیل سے روکتے ہیں خصوصاً اکل حرام اس میں زیادہ موثر ہے۔ جس طرح اکلِ حلال صفائی قلب میں مؤثر ہے اسی طرح اکل حرام دل کی قساوت میں مؤثر ہے۔

حضرت حسن بصری رح فرماتے ہیں کہ جس کسی کا قیامِ شب قضا ہوتا ہے وہ ضرور کسی ایسے گناہ کی سزا میں ہوتا ہے جس کا اُس نے ارتکاب کیا ہے۔ پس تم ہر شب غروبِ آفتاب کے وقت اپنے نفسوں کی جانچ پڑتال کرو، اور دیکھو کہ آج تم نے کس قدر گناہ کیئے ہیں اور جس قدر گناہ کیئے ہوں سب سے توبہ واستغفار کرو تاکہ تمہیں قیامِ لیل نصیب ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ رات کا جاگنا اسی پر گراں ہوتا ہے جس پر گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت ابراہیم بن ادہم سے عرض کیا کہ میں قیامِ لیل نہیں

Marfat.com

کر سکتا آپ مجھے کوئی دوا بتا دیجئے (جس سے میں قیام لیل کر سکوں) فرمایا کہ دن میں گناہ چھوڑ دو جب تم دن میں گناہ کرنا چھوڑ دو گے تو حق تعالیٰ سبحانہٗ تمہیں اپنے سامنے کھڑا کر لیں گے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ قیام بڑی عزت و شرف کی چیز ہے، اور نافرمان اس شرف و بزرگی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

دوسری قسم اسباب باطنی کی ہے۔ اور وہ بھی اسباب ظاہری کی طرح چار ہیں:۔

(۱) قلب کو کینہ، بدعت اور دنیا کے ہموم و افکار سے محفوظ رکھنا کیونکہ جو شخص دنیا کے ہموم و افکار میں مستغرق رہتا ہے اس کے لئے قیام لیل سہل نہیں ہوتا۔

(۲) خوفِ آخرت، جہنم کے ہولناک مناظر کا تصور، یہ بھی انسان کی نیند کو روکتا ہے۔ حضرت طاؤس رحؒ فرماتے ہیں کہ جہنم کی یاد نے عابدین کی نیند کو اُڑا دیا ہے۔

ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ آپ تمام رات کیوں جاگتے ہیں؟ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دوزخ کو یاد کرتا ہوں تو میرا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور جب جنت کو یاد کرتا ہوں تو شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور اس امید و بیم کی بنا پر میں سونے پر قادر نہیں ہوتا۔

(۳) آیات و احادیث اور آثار میں رات کے جاگنے کے جو فضائل و محاسن مذکور ہیں ان کو سوچے تاکہ اس عمل کے اجر و ثواب کے حصول کا دل میں مستحکم طور پر شوق پیدا ہو۔

(۴) دل میں اس بات کا یقین پیدا کرے کہ اس نماز میں جو کچھ بھی قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ سے سرگوشی اور مناجات ہے۔ حق تعالےٰ شانہ، اس سے پورے طور پر مطلع اور باخبر ہیں (احیاء)

Marfat.com

آدابِ تہجّد

(۱) جب تہجد کے لئے بیدار ہو تو سب سے پہلے خدا کا ذکر کرے، خواہ وہ تلاوت کی شکل میں ہو یا کسی اور صورت میں، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا، متعدد روایات میں اس کا ذکر موجود ہے۔

عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ خَالَتُهُ، قَالَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا

(قیام اللیل ص۴۲)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات (لڑکپن) میں اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس سویا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ پھر آپ آدھی رات یا اس سے کچھ قبل یا اس کے بعد بیدار ہوئے۔ اور اپنے چہرۂ انور پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور فرمانے لگے۔ پھر آلِ عمران کے اخیر کی دس آیتیں آپؐ نے تلاوت فرمائیں اس کے بعد پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اس سے برتن میں پانی لے کر وضو کیا۔

ف ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیدار ہونے کے بعد قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھ لینا چاہیئے۔ علماء نے لکھا ہے کہ آلِ عمران کی اخیر آیتیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا ختم سورت پڑھنا مستحب ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار

Marfat.com

ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُکَ مِنْ ذَنْبِیْ وَاَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھے زیادہ علم عطا کر اور ہدایت کے بعد میرے دل کو نہ پھیر۔ مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بیشک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ جب رات میں بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ۔

اے میرے پروردگار مجھ پر رحم کر اور مجھے بخشدے اور سیدھے راستہ کی ہدایت دے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ پڑھتے تھے۔

ترجمہ:۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ قہر والا ہے۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پالنے والا ہے۔ غالب ہے۔ بخشنے والا ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بیداری کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے ملک ہے

Marfat.com

عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔	اسی کیلئے سب تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ برتر ہے۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت خدا ہی کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہہ کر (جائز) دعا مانگے۔ تو حق تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس نے قیام لیل میں یہ دعا پڑھی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو حق تعالیٰ شانہ، اسکو دس لاکھ نیکیاں بدلہ میں عطا فرمینگے۔ بیداری کے بعد دعاؤں کے پڑھنے کا فائدہ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا اثر دور ہو جاتا ہے اور قلب خدا کی طرف پورے طور پر متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور ذکر اللہ کی فضیلت اور برکات بھی دعاؤں کے پڑھنے کے ذیل میں حاصل ہو جاتی ہیں۔

(۲) جب تہجد کے لئے اُٹھے تو وضو کے وقت مسواک بھی کرے۔ یہ بھی تہجد کا ایک ادب ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ۔	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں اُٹھتے تو مسواک سے منہ کو ملتے تھے۔

Marfat.com

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک اپنے سرہانے رکھکر سوتے تھے۔ جب بیدار ہوتے تو مسواک سے ابتدا ر فرماتے۔ حضرت ابن عباسؓ وحضرت جابرؓ وحضرت عوف بن مالک وغیرہم سے اس مضمون کی روایات میں منقول ہیں۔ اسی لئے مشائخ اسکا بہت زیادہ اہتمام سے حکم فرماتے تھے۔

عبدالعزیز بن داؤد فرماتے ہیں۔ دو چیزیں مسلمان کے حُسن خلق سے ہیں۔ رات کو تہجد پڑھنا اور مسواک پر مداومت کرنا۔ محمد بن النضر حارثیؒ فرماتے ہیں، تہجد سے پہلے مسواک کرنا متہجدین کی عادت ہے۔

(۳) بعض علمار قیام لیل کے لئے رات کو غسل بھی فرماتے تھے۔ عبداللہ بن زکریا اور ان کے اصحاب کا معمول تھا کہ عشار کے بعد ہر رات عبادت کیلئے غسل کرتے تھے اس لئے اگر تہجد سے پہلے غسل بھی کیا جائے تو بہتر ہے۔

(۴) (تہجد سے پہلے) خوشبو لگانا اور اچھے کپڑے پہننا بھی آداب سے ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات میں جب قیام فرماتے تو حاجتِ ضروریہ اور استنجار وغیرہ سے فارغ ہو کر مسواک اور وضو فرماتے اور پھر خوشبو طلب فرماتے (تاکہ استعمال فرمائیں)

حضرت تمیم دارمیؓ جب تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو غالیۃ (جو ایک مرکب خوشبو ہے) استعمال فرماتے اور ایک ہزار (دینار یا درہم) کا آپؓ نے ایک جوڑا خرید اتھا جس کو نماز کے لئے استعمال کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بھی جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو خوشبو استعمال فرماتے۔ حضرت ابو قتادہؓ کا بھی یہی معمول منقول ہے۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:-

Marfat.com

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَكْلَ الثُّوْمِ وَالْكُرَّاثِ الْبَصَلَ مِنَ اللَّيْلِ. وَ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ عِنْدَ قِيَامِهٖ مِنَ اللَّيْلِ طِيْبًا يَمْسَحُ بِهٖ شَارِبَيْهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنَ اللِّحْيَةِ

(اسلاف) رات میں پیاز لہسن گندنا کھانے کو برا سمجھتے تھے۔ اور تہجد پڑھنے سے پہلے خوشبو استعمال کرتے تھے اور اپنی مونچھوں، اور ڈاڑھی کے اگلے حصہ پر خوشبو لگانے کو مستحب سمجھتے تھے۔

مغیرۃ بن حکیم صنعانی رح جب تہجد کے لئے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو اچھے کپڑے پہنتے اور اپنے اہل کو خوشبو استعمال فرماتے۔

(۵) ان سب چیزوں کے اختیار کرنے کے بعد اپنے مصلے پر قبلہ رو ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور ادعیۂ ماثورہ میں سے کسی دعار کے ساتھ نماز تہجد شروع کرے۔ ادعیہ ماثورہ بہت سی ہیں۔ یہاں صرف دو دعائیں لکھی جاتی ہیں:-

(۱) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا روشن رکھنے والا ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اسمیں ہے سب کا پالنے والا ہے تو حق ہے تیری بات حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے قیامت حق ہے اے اللہ میں نے تیری اطاعت کیلئے

وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلَّا أَنْتَ۔

سر جھکایا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ اور میں تیری طرف رجوع ہوا۔ اور تیری طاقت سے میں نے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا۔ اور تجھ ہی کو میں نے حاکم بنایا۔ تو ہمارا رب ہے۔ تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے رب تو میرے پوشیدہ اور ظاہر اگلے اور پچھلے گناہ بخشدے تو معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

اس دعا کے متعلق بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رکوع کے بعد قومہ میں۔ بہرحال ہر دو پر عمل کی گنجائش ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

اے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل کے رب، زمین و آسمانوں کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، اپنے بندوں کا اختلافی امور میں تو ہی فیصلہ کرتا ہے، مجھے اپنے حکم سے اختلافی امور میں حق کی ہدایت دے۔ بے شک تو جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت دیتا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا، حضور اقدس صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نماز تہجد کس چیز کے ساتھ شروع فرماتے تھے؟ ارشاد فرمایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس دس بار پڑھنے کے بعد دس مرتبہ استغفار فرماتے۔ اور پھر دس بار یہ دعا پڑھتے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ — اے اللہ میری مغفرت کر اور مجھے ہدایت دے اور روزی عطا فرما۔

اس کے بعد دس دفعہ یہ دعا پڑھ کر نماز تہجد شروع فرماتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ یَوْمِ الْحِسَابِ۔ — اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں حساب کے دن کی تنگی سے۔

محدثین کی اصطلاح میں اسکو معشرات سبعہ کہتے ہیں۔

(۶) نماز تہجد میں قیام قراءۃ رکوع وسجود ہر ایک دراز ہونا چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی نقل کیا گیا ہے۔ البتہ بعض روایات میں اولاً دو رکعت خفیف سی پڑھنے کے لئے بھی ارشاد نبوی وارد ہے۔ اس لئے شروع میں دو رکعت کو طول نہ دے بلکہ خفت کے ساتھ ادا کرے۔

علامہ زبیدی فرماتے ہیں کہ یہ دو رکعت تحیۃ الطہارۃ ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ سے اخیر تک، اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ اخیر تک پڑھے (اتحاف)

ہشام فرماتے ہیں کہ ابن سیرینؒ پہلی رکعت میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ تا اَصْحٰبُ النَّارِ۔ تلاوت فرماتے، اور دوسری رکعت میں لِلّٰہِ

Marfat.com

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اخیر تک پڑھتے تھے۔ (قیام اللیل)

(۷) یہ بھی مستحب ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد سو مرتبہ تسبیح پڑھے تاکہ استراحت ہو اور نماز کے لئے نشاط پیدا ہو جائے۔ (احیاء)

(۸) قرآن پاک کی تلاوت ترتیل کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں بینہ تبینا ظاہر کر اس کو ظاہر کرنا۔ یعنی خوب ظاہر کر کے صاف صاف پڑھو۔

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن پاک کی کسی سورت کو تلاوت فرماتے تو ترتیل کے ساتھ پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ سورت قرآن کی اطول ترین سورت سے بھی طویل ہو جاتی تھی۔

حضرت ابن عباسؓ قرآن کی تلاوت ایسے طور پر فرماتے ایک ایک حرف صاف طور سے مسموع ہوتا تھا۔

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے سامنے تلاوتِ قرآن پاک فرمائی۔ آپ کے پڑھنے میں کچھ عجلت محسوس ہوئی۔ تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ترتیل سے قرآن پاک پڑھو کیونکہ ترتیل قرآن پاک کی زینت ہے۔

(۹) تلاوت بلند آواز سے کرے یا پست آواز سے، روایت سے دونوں ثابت ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ بلند آواز سے تلاوت کرنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ سے تلاوت کرنے والا پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔ حضراتِ صحابہؓ کا عمل بھی دونوں طرح تھا۔ اس لئے ہر صورت پر عمل کی گنجائش ہے۔ البتہ اس امر کا لحاظ ضروری

Marfat.com

ہے کہ بلند آواز سے قرارت کرنے کی شکل میں کسی سونے والے یا اوراد وظائف میں مشغول ہونے والے کو تشویش یا خلل نہ ہو۔

(۱۰) آیت رحمت اور آیتِ عذاب پر ٹھہر کر دعا بھی کرنی چاہیئے۔ حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو تو اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہو یعنی خدا سے پناہ مانگو۔ اور جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو تو اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہو۔ حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ آیتِ تخفیف و ترغیب پر ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے اور رحمت کا سوال فرماتے تھے۔

(۱۱) تہجد کے ادا کرتے وقت خدا کی طرف پوری توجہ کرنا، اور رونا بھی ادب ہے۔ حضرت مطرفؒ اپنے باپ عبداللہ الشخیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو آپؐ کے سینے میں ہانڈی کے جوش کی طرح رونے کی آواز نکل رہی تھی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ و ابن عمرؓ بہت کثرت سے تلاوتِ قرآن کے موقعہ پر روتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ اتنی کثرت سے روتے تھے کہ آپ کی بینائی کمزور ہو گئی تھی۔ یہی حال حضرت ابن عمرؓ کا بھی تھا۔ ابو نصر المروزی نے بہت سی روایات اور آثار ایک مستقل باب میں جمع فرمائے ہیں۔ جن میں زیادہ رونا اور عبادت میں انتہائی انہماک کے ساتھ مشغول ہونا مذکور ہے۔

(۱۲) جب نیند آنے لگے تو سو جائے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب نماز پڑھتے ہوئے نیند آنے لگے تو سو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں ممکن ہے کہ کہیں استغفار کی بجائے اپنے نفس پر بد دعا نہ کرنے لگے۔

(۱۳) اگر رات میں تہجد فوت ہو جائے تو پھر دن میں اس کی تلافی کرنا بھی

Marfat.com

ادب ہے۔ اس تلافی وتدارک کے سلسلہ میں مختلف روایات کتب حدیث میں وارد ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بیان فرماتی ہیں کہ اگر حضورؐ کا کبھی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے رات کا وظیفہ رہ جاتا تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا پورا وظیفہ یا کچھ رہ جائے اور وہ اس کو نماز فجر وظہر کے درمیان پڑھ لے تو یہ ایسا ہے جیسا کہ رات میں پڑھا ہو یعنی جو ثواب رات میں پڑھنے پر ملتا وہی اب بھی حاصل ہو جائے گا۔

(۱۴) رات کو سونے کے وقت تہجد کے لئے بیدار ہونے کی نیت کرے کیونکہ اگر آنکھ نہ کھلی تو بھی حق تعالےٰ اس ارادہ پر تہجد کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص تہجد کے ارادہ سے بستر پر لیٹتا ہے۔ اور پھر نیند کے غلبہ کی وجہ سے نہ اُٹھ سکے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو حق تعالےٰ اس کی نیت کا ثواب بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ اور اس کا سونا خدا کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے۔

(۱۵) جس شخص کو اپنے نفس پر بیدار ہونے کا اعتماد ہو، اس کو اخیر شب میں تہجد کی نماز کے ساتھ وتر پڑھنا بھی مسنون ہے۔

مسائل

مسئلہ۔ تہجد کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ عام طور سے فقہاء نے اس کو مندوباتِ لیل میں شمار کیا ہے۔ مگر قاضی ثناء اللہ صاحب نے سنتِ موکدہ لکھا ہے۔

Marfat.com

مسئلہ: فقہاء نے عام طور سے لکھا ہے کہ تہجد کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ہیں۔ مگر بعض روایات میں بارہ رکعات بھی وارد ہیں۔ بارہ سے زیادہ ثابت نہیں ہیں۔

مسئلہ: جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اس کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مفتیٰ بہ قول کی بناء پر دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: ثلث اخیر میں نماز تہجد زیادہ افضل ہے۔

مظفر حسین غفرلہٗ مظاہری

مفتی مظاہر علوم سہارنپور ۶ محرم ۸۲ھ

(تاریخ کتابت عکسی ۱۸ فروری ۱۹۸۴ء)

ذخیرہ

Marfat.com

5758

Marfat.com